THE SIALKOT CHAMBER OF COMMERCE & INDUSTRY

ایوان صنعت و تجارت سیالکوٹ

Reg No.SR-20
Vol:05-06/2026
March, 2026

Fortnightly BULLETIN

Research & Development Cell,
Sh. Abdul Majid Kapur Block
P.O. Box 1870, Shahrah-e-Aiwan-e-Sanat-o-Tijatat
Sialkot-41310-Pakistan

+92 52 4261881, 4261882, 4261883
+92 52 4268835 - 4267919
sialkot@scci.com.pk
www.scci.com.pk

SIALKOT CHAMBER OF COMMERCE & INDUSTRY
SCCI
ایوان صنعت و تجارت سیالکوٹ

Syed Ahtesham Mazhar
President

Mian Murad Arshad
Senior Vice President

Salman Sheikh
Vice President

WHAT IS INSIDE

03 Batain Aiwan Ki
04 Monthly Activities of SCCI
20 Country Overview: South Africa
24 Impact of AI on Human Society

THE SIALKOT CHAMBER OF COMMERCE & INDUSTRY

ایوان صنعت و تجارت سیالکوٹ

معزز اراکین چیمبر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موجودہ دور کو بجا طور پر علم اور ٹیکنالوجی کی معیشت کا دور کہا جاتا ہے۔ آج صنعتی ترقی، جدت (Innovation) اور عالمی مسابقت کا دارومدار اس بات پر ہے کہ تعلیمی ادارے اور صنعتیں کس حد تک مؤثر روابط قائم کرتی ہیں۔ یونیورسٹیاں تحقیق، نظریاتی علم اور نئی ٹیکنالوجیز کی تخلیق کا مرکز ہوتی ہیں جبکہ صنعتیں اس علم کو عملی شکل دے کر نئی مصنوعات، خدمات اور کاروباری مواقع پیدا کرتی ہیں۔ اس لیے اکیڈیمیا اور انڈسٹری کے درمیان مضبوط شراکت داری کسی بھی معیشت کی ترقی کے لیے ناگزیر سمجھی جاتی ہے۔

اگر دنیا بھر میں ہونے والی نئی ایجادات اور صنعتی ترقی کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ان ممالک کی کامیابی میں تعلیمی اداروں اور صنعتی شعبوں کے باہمی تعاون نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک اس تعاون کی واضح مثال پیش کرتے ہیں۔ چین میں Tongjiیونیورسٹی اور شنگھائی آٹو موٹیو انڈسٹری کے درمیان اشتراک، جبکہ ترکی کے شہر شانلی عرفہ میں قائم Sanliurfa Teknokent ٹیکنالوجی اور انوویشن کا ایک اہم مرکز ہے جہاں علم، ٹیکنالوجی اور کاروباری شعبہ مل کر نئی ایجادات کو عملی شکل دے رہے ہیں۔

امریکہ میں یونیورسٹیوں اور صنعتوں کے اشتراک نے ٹیکنالوجی کے میدان میں انقلاب برپا کیا۔ جرمنی میں تعلیمی اداروں اور صنعتی شعبے کے مشترکہ تربیتی نظام نے اسے انجینئرنگ اور مینوفیکچرنگ میں عالمی رہنما بنایا، جبکہ جنوبی کوریا نے یونیورسٹی، صنعت اور حکومت کے باہمی تعاون سے تیز رفتار صنعتی و تکنیکی ترقی حاصل کی۔ اسی تصور کو عالمی سطح پر Triple Helix Model کے نام سے جانا جاتا ہے، جس میں یونیورسٹیاں، صنعتیں اور حکومت تین بنیادی ستون ہیں۔ ان کے باہمی تعاون سے تحقیق، تربیت اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا مضبوط نظام وجود میں آتا ہے جو جدت اور صنعتی مسابقت کو فروغ دیتا ہے۔

معزز ممبرانِ گرامی! اگر ہم سیالکوٹ کی ایکسپورٹس کو مزید وسعت دینا چاہتے ہیں تو تحقیق و ترقی میں سرمایہ کاری بڑھانا ہوگی۔ ہمیں نوجوانوں کو عملی تربیت کے مواقع فراہم کرنا ہوں گے اور جدید ٹیکنالوجی کے نئے مراکز قائم کرنا ہوں گے۔ بصورتِ دیگر ہم سیالکوٹ کی برآمدات کو دوگنا کرنے کے خواب کو کبھی پورا نہیں کر سکتے۔ اسی خواب کو حقیقت کا رنگ دینے کے لیے سیالکوٹ چیمبر آف کامرس گزشتہ دو دہائیوں سے شہر میں ایک ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے قیام کے لیے کوشاں ہے۔

ہماری طویل جدوجہد مختلف مراحل طے کرتے ہوئے اس وقت رنگ لائی جب 9 دسمبر 2020ء کو حکومت پاکستان نے سیالکوٹ-سمبڑیال کے مقام پر یونیورسٹی آف اپلائیڈ انجینئرنگ اینڈ ایمرجنگ ٹیکنالوجیز (UAEET) کے قیام کا باقاعدہ اعلان کیا اور مارچ 2022ء میں اس کی تعمیر کا آغاز ہوا، اس وقت اس منصوبہ کا تقریباً 50 فیصد انفراسٹرکچر مکمل ہو چکا ہے مگر فنڈز کی عدم دستیابی سے مزید تعمیرات کا سلسلہ رک چکا ہے۔

یہ منصوبہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے اشتراک سے مکمل ہونا ہے۔ حکومت پنجاب سول ورکس کی مد میں 3.16 ارب روپے کے فنڈز جاری کر چکی ہے، تاہم وفاقی حکومت کی جانب سے 2.54 ارب روپے کی فراہمی میں مسلسل تاخیر ہو رہی ہے۔ اس تاخیر سے نہ صرف منصوبہ متاثر ہو رہا ہے بلکہ تعمیراتی لاگت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس اہم تعلیمی منصوبے کی سرپرستی کرتے ہوئے اس کی جلد تکمیل کو یقینی بنایا جائے تاکہ سیالکوٹ کی صنعتی و تکنیکی ترقی کا خواب حقیقت بن سکے۔

سید احتشام مظہر
صدر

The Sialkot Chamber does not accept any responsibility with regards to the financial standing and business integrity of the firm mention in the Bulletin

For Advertizement **Abdul Rauf**, Deputy Secretary (PUBL) Ph:052-4261881-3

باتیں ایوان کی

تحریر: داؤد احمد چٹھہ ایم اے
سابق صدر ایوان صنعت وتجارت سیالکوٹ

یہ غالباً 1962 سے پہلے یا بعد کا زمانہ تھا۔ جناح پارک میں کرکٹ شائقین کے بیٹھنے کیلئے زیر تعمیر سٹیڈیم کا ایک کھردرا سا بلاک تھا۔ رات کے کھانے کے بعد ہم روزانہ ڈاکٹر رضی الحسن مرحوم کے ہمراہ جناح پارک کی سیر کو جاتے تو تھک ہار کر اس بلاک کی سیڑھیوں پر بیٹھ جاتے۔

ایک رات حسب معمول ہم سیر کو گئے تو جناح پارک جنگل میں منگل بنا دیکھا۔ سٹیڈیم میں برقی قمقمے جگمگ جگمگ روشنیاں بکھیر رہے تھے وہاں اسٹیج پر نصرت فتح علی خان کے والد اور چچا فتح علی، مبارک علی اپنی آواز کا جادو جگا رہے تھے۔ ایک شخص اجلے اجلے کپڑے پہنے سٹیڈیم کی سیڑھیوں پر اکیلا ہی بیٹھا تھا اور سر دھن رہا تھا۔ ہم دیر تک اس شخص کے ذوق ساعت سے محظوظ ہوتے رہے۔

1967 میں گورنمنٹ پائیلٹ اسکول سیالکوٹ میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے اجلاس میں اس شخص کو دوبارہ دیکھا تو یوں لگا جیسے پروا چلنے لگی ہو۔ معلوم ہوا یہ شخصیت نامدار محمد انور قریشی ہیں جو Hope & Heal کمپنی کے مالک ہیں۔ Hope & Heal کا نام تو سن رکھا تھا مگر قریشی صاحب سے آشنائی نہ تھی۔ Hope & Heal کا ایک زمانے میں بڑا شہرہ تھا۔ Surgical Instruments کی ایکسپورٹ میں کمپنی نے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا تھا۔ سرجیکل ایسوسی ایشن میں بھی محمد انور قریشی کا ایک اہم کردار تھا۔ ایسوسی ایشن کی جانب سے وہ چیمبر کے قیام پر تحفظات رکھتے تھے۔ اے ڈی بھٹہ مرحوم نے 1984 میں جب چیمبر کا پہلا الیکشن منعقد کروایا تو بھٹہ گروپ نے زبردست کامیابی حاصل کر لی جس کے نتیجہ میں رویوں میں تبدیلی آ گئی اور چیمبر کے وجود کو تسلیم کر لیا گیا۔

قریشی صاحب سرجیکل ایسوسی ایشن کے چیئرمین تھے۔ چیمبر اور ایسوسی ایشن کے درمیان قربت کی کوششیں انہی کے دور میں شروع ہو گئی تھیں۔ قریشی صاحب نے بھٹہ صاحب کو اس بات پر قائل کر لیا تھا کہ سرجیکل گڈز اور سپورٹس گڈز کی کم از کم قیمتیں fix کروانے میں چیمبر، ایسوسی ایشن سے تعاون کرے گا چونکہ بھٹہ گروپ کی کامیابی کم وسائل والے ووٹرز کی کثیر تعداد کی مرہون منت تھی اور وہ سب Price Fixation کے خلاف تھے لہذا بھٹہ گروپ جو پہلے ہی داخلی اور خارجی سازشوں کا شکار تھا Price Fixation کا مطالبہ مان کر چند سالوں میں اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ 1989 میں چیمبر کے سالانہ انتخابات میں محمد انور قریشی "اتحاد فونڈرز گروپ" کی جانب سے کامیاب ہو کر چیمبر کی مجلس عاملہ کے ممبر منتخب ہو گئے۔ 1990 میں خواجہ ذکاء الدین چیمبر کے صدر بنے تو ہم ان کے ساتھ نائب صدر تھے ابھی کچھ ہی عرصہ گذرا تھا کہ حکومت نے چیمبر پر ایڈمنسٹریٹر بٹھا دیا۔ خواجہ صاحب تو حج پر چلے گئے اور ذمہ داریاں ہم پر آن پڑیں۔ محمد انور قریشی جو پہلے ہی دل کے مریض تھے سینہ سپر ہو گئے اور چیمبر کو بچانے کیلئے میدان عمل میں اتر آئے۔ حکومت اور چیمبر کے درمیان مقدمے بازی کی فضا میں قریشی صاحب نے اپنی ہمت سے زیادہ کام کیا تھا ہم نے انہیں سخت گرمی میں Lift بند ہونے کی وجہ سے اسلام آباد سیکرٹریٹ کی کئی کئی منزلہ عمارتوں کی سیڑھیاں چڑھتے اور اترتے دیکھا تھا یہی وجہ تھی کہ رہبر سیالکوٹ شیخ ریاض الدین (ستارہ امتیاز) نے ہمیں 1991-1992 کیلئے چیمبر کا صدر بننے کا جو عندیہ دے رکھا تھا ہم نے وقت آنے پر محمد انور قریشی کے احترام میں ان کا نائب صدر رہنا ہی ایک سعادت جانا۔

دو ماہر صدور کے درمیاں ان کا نائب صدر

قریشی صاحب کے ساتھ ہماری دوستی نہایت ہی بے تکلفانہ رہی ہے ان کی ہمہ جہت شخصیت کا ذکر جاری رکھیں تو ایک ضخیم کتاب درکار ہو گی۔ ہمیں یاد ہے 2001 میں محمد انور قریشی 75 سال کے ہوئے تو خاندان نے ان کی سالگرہ منانے کا اہتمام بڑے جوش و جذبہ سے کیا۔ دوست احباب اور رشتے داروں کی کثیر تعداد کی

محمد انور قریشی مرحوم

شرکت سے گھر میں جشن کا سا سماں تھا ہم چیمبر کے صدر تھے اور اسلام آباد میں ایک میٹنگ میں مصروف تھے اچانک خیال آیا کہ آج تو قریشی صاحب کی سالگرہ ہے ہم سب چھوڑ چھاڑ کر تقریب سعید میں شرکت کیلئے بھاگے۔ ہمیں دعوت دی گئی کہ اسٹیج پر آ کر قریشی صاحب کی شخصیت کے بارے کچھ کہا جائے یہ ہمارے لئے اعزاز کی بات تھی ہم نے محمد انور قریشی کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر اپنی قلبی کیفیت پیش کی، ان کی بذلہ سنجی، خوش طبعی اور بے ساختہ پن کے بارے جب بات کی تو محفل کشت زار زعفران بن گئی۔ قریشی صاحب کے چہرے کی مسکراہٹ اور حاضرین کے گلنار چہروں سے ایک ایسا حوصلہ ملا کہ ہم دیر تک باتیں سناتے رہے۔ بعد میں جب کھانا شروع ہوا تو قریشی صاحب ہماری ٹیبل پر آئے اور گلے سے لگاتے ہوئے بولے

"داؤد۔۔۔تم شرارت سے باز نہیں آئے"

سالگرہ کی تقریب میں نہ جانے کس کی نظر لگ گئی تھی۔ کچھ ہی عرصہ بعد قریشی صاحب بیمار پڑ گئے۔ کہتے ہیں وہ زیادہ بیمار تو نہیں تھے محض Check up کی غرض سے انہیں لاہور لے جایا گیا تھا چونکہ ہسپتال آج کل تجارتی بنیادوں پر چل رہے ہیں اس لئے Check up کے بعد یہ تجویز ہوا کہ ان کا فوری آپریشن کر دیا جائے۔ چنانچہ بھاری فیس اور بل وصول کر کے محمد انور قریشی کا آپریشن کر دیا گیا ڈاکٹروں کی بلا سے مریض جیئے یا مرے۔ سیالکوٹ کا سپوت جلدی میں کئے گئے آپریشن سے جانبر نہ ہو سکا۔ ہمارے دوست ڈاکٹر محمد اکرم قریشی مرحوم بڑے بھائی کی لاش پر تڑپے اور سخت احتجاج کیا مگر پھر خاموش ہو گئے کہ مسلمان کے عقیدہ میں یہ بات اہم ہے کہ موت کا وقت مقرر ہے گھر کے لوگ تو زیادہ اس منظر پر آہ و فغاں کرتے رہ گئے کہ قریشی صاحب خود اپنے پاؤں پر چل کر گاڑی میں بیٹھے اور لاہور کیلئے روانہ ہوئے تھے۔۔۔واپس آئے۔۔۔تو کس حال میں۔۔۔ان کا جنازہ گھر کے اسی گوشے سے اٹھا تھا جہاں کل ان کی سالگرہ کا کیک کاٹا گیا۔

چمن میں رونق فصل بہاراں دیکھنے والے
چمن ہی کے گوشے سے ہوتی ہے خزاں پیدا

SEMINAR ON REBUILDING BEAUTY EXPORTS IN THE DIGITAL ERA

The seminar titled "Rebuilding Beauty Exports in the Digital Era" was held on January 27, 2026, and organized by the Departmental Committee on Beauty Instruments/Personal Care Industry. Raja Saqib Ashfaq, Chairman of the Committee, welcomed the distinguished guests, speakers, and participants, stating that the objective of the seminar was to address the declining export trends in Sialkot's beauty tools sector and to equip women entrepreneurs and exporters with practical strategies to leverage digital tools, e-commerce platforms, and modern marketing techniques. He emphasized the need for actionable solutions to strengthen online business operations and restore competitiveness in global markets.

Mr. Faizan Akbar, the keynote speaker, highlighted that the global beauty tools market was not declining but evolving in terms of approach and engagement. He presented data indicating that Sialkot's exports had experienced a 20–30% market-driven decline due to external economic and policy factors rather than reduced global demand. Citing participation trends at international exhibitions such as Cosmoprof Bologna, Cosmoprof North America, and Beauty Düsseldorf, he demonstrated that global buyer interest remains strong. He identified key structural challenges including unstable policies, rising manufacturing costs, weak branding, outdated designs, limited digital presence, and inadequate long-term planning. Emphasizing digital transformation, he encouraged exporters to develop professional websites, adopt SEO strategies, strengthen LinkedIn outreach, participate in trade fairs, and implement data-driven pricing and marketing strategies, while investing in R&D, quality control, and brand development for sustainable competitiveness.

An interactive question and answer session followed, during which participants sought clarification on global buyer behavior, export trends, costing strategies, and digital marketing practices. Raja Saqib Ashfaq and Mr. Amir Hameed Bhatti provided practical guidance, stressing adaptation to modern tools and international standards. The seminar concluded with the consensus that Sialkot's beauty tools sector possesses strong export potential, and that long-term growth in the digital era depends on e-commerce adoption, strategic branding, value addition, innovation, and alignment with evolving global market requirements.

MEETING OF DEPARTMENTAL COMMITTEE ON LABOUR LAWS

On January 27, 2026, the meeting of the Departmental Committee on Labour Laws was chaired by Mr. Ammar Faisal Al-Assad, who presented a comprehensive overview of the Committee's mandate and performance. He emphasized the Committee's consistent efforts to balance the interests of employers and workers and highlighted its past success in advocating amendments to social security laws, particularly the extension of family coverage to female workers. The Chairman informed participants that 27 labour laws

have recently been consolidated in Punjab, many of which contain provisions misaligned with Pakistan's industrial culture and economic realities. He further elaborated on the Workers' Welfare Fund (WWF), clarifying its statutory nature while expressing serious concern over weak governance, delayed disbursement of benefits, and inefficient service delivery mechanisms, which undermine the credibility and welfare objectives of the law.

Mr. Mian Muhammad Iqbal discussed the practical implementation challenges faced by employers, noting that although businesses are generally willing to comply with statutory requirements, administrative weaknesses, poor coordination, and lack of accountability impede effective execution. He stressed that delays in the disbursement of welfare benefits defeat the purpose of labour legislation and erode employers' confidence. Mr. Abdul Shakoor Mirza reinforced these concerns by highlighting arbitrary and inconsistent enforcement practices at the field level, particularly regarding WWF and related statutes. He observed that inspections and recovery notices are often issued without adequate clarity or standardized procedures, creating uncertainty, avoidable disputes, and perceptions of coercion. Both members emphasized the need for transparent guidelines, uniform enforcement mechanisms, and institutional accountability.

Mr. Muiz Bajwa addressed the international compliance dimension of labour legislation, underscoring that Pakistan's labour framework is closely scrutinized by global buyers and stakeholders, especially in export-oriented sectors. He noted that credible and consistent implementation is critical to maintaining international confidence and competitiveness. He recommended systematic documentation and projection of responsible labour practices to strengthen Pakistan's standing in global markets. Mr. Nouman Awan highlighted compliance-related challenges concerning WWF and EOBI, particularly retrospective liabilities, inconsistent notifications, and the imbalance between increasing contributions and stagnant pension benefits. He proposed preparing a comparative analytical paper to present factual evidence before policymakers.

The Committee unanimously agreed that while labour welfare laws are essential, the core issue lies in weak implementation, lack of transparency, and inefficient service delivery rather than in statutory contributions themselves. It was resolved that the Committee will adopt a structured, evidence-based approach by preparing comprehensive working papers on WWF and EOBI, documenting operational shortcomings, and engaging relevant authorities for policy-level reforms. The Chamber will also consider organizing awareness sessions to enhance member understanding and compliance. The Chairman thanked all participants and reaffirmed the Committee's commitment to constructive dialogue aimed at ensuring labour laws remain fair, enforceable, welfare-oriented, and business-friendly while safeguarding the dignity and rights of workers.

MEETING OF DEPARTMENTAL COMMITTEE ON CYBER CRIME / CHAMBER AUTOMATION

Mr. Omer Khalid, Chairman Committee, thanked all participants for their presence and support. The Chairman welcomed all participants and thanked them for their presence. The Chairman emphasized the importance of collective efforts to strengthen cybersecurity awareness and Chamber automation and appreciated members' understanding regarding

previous delays in formal committee proceedings due to personal circumstances.

The discussion focused on the rising incidents of cybercrime, including WhatsApp hacking, email phishing, spoofing, and fraudulent calls impersonating authorities. Members stressed that human error was a significant vulnerability, and consistent awareness and training were essential to mitigate risks. It was decided that the Committee would collaborate with the National Cyber Crime Investigation Agency (NCCIA), particularly the Gujranwala office, to organize awareness sessions, standardize complaint procedures, provide special facilitation for vulnerable complainants, and propose policy-level recommendations for timely reporting and legal protection of victims.

On Chamber automation, the Chairman introduced the AI-operated ChatBot project, developed under his supervision, to enhance response time to members' queries. Mr. Umer Saeed presented the ChatBot's key features, including AI functionality and voice-enabled responses, with approval and support from Syed Ahtesham Mazhar, President SCCI. The Committee also acknowledged the contribution of Mr. Nouman Ahmed for developing SCCI software free of cost. The meeting concluded with a vote of thanks to the Chair, reaffirming the Committee's commitment to advancing cybersecurity awareness and Chamber automation in a secure, efficient, and sustainable manner.

JOINT MEETING OF DEPARTMENTAL COMMITTEES ON SALES TAX / PRA & CUSTOMS AND INCOME TAX / FTR

On February 9, 2026 a joint meeting was convened to deliberate upon and finalize focused, practical, and consensus-based budget proposals for inclusion in the Federal Budget 2026–27, with particular emphasis on exporters, SMEs, and issues arising under the Income Tax, Sales Tax, and Customs regimes. Ch. Ahmed Zulfiqar Hayat, Chairman, Departmental Committee on Sales Tax / PRA and Customs welcomed the participants and underscored the need for coordinated submissions, noting that fragmented and voluminous proposals in previous years had reduced policy impact. It was agreed that the Chamber's recommendations must remain concise, prioritized, and aligned with ground realities, especially those affecting exporters in Sialkot.

During the detailed deliberations, Mr. Imran Ali Rana highlighted the adverse consequences of abolishing the Final Tax Regime (FTR) and shifting exporters to the Normal Tax Regime (NTR), citing increased disputes, audits, blocked refunds, and liquidity constraints. He proposed restoration of FTR, at least as an optional regime, alongside exemption of exporters from advance and withholding taxes to prevent refund accumulation and cash-flow stress. Ch. Ahmed Zulfiqar Hayat reinforced that restoration of FTR should remain the Chamber's central and non-negotiable demand, while also raising concerns regarding the Export Facilitation Scheme (EFS), including reduction of utilization period, excessive reliance on bank guarantees, and absence of automated reconciliation mechanisms. Participants further stressed the need for harmonization of SME definitions across tax laws in line with SMEDA and State Bank benchmarks.

Mr. Ammar Faisal Al-Assad drew attention to the structural challenges faced by e-commerce and B2C exporters, particularly youth-led digital businesses operating through international platforms. He highlighted the disconnect between tax laws, banking regulations, and export documentation frameworks, which creates compliance uncertainty and discourages formal documentation of digital exports.

After comprehensive discussions, the meeting unanimously resolved that restoration of FTR shall remain the primary budget proposal, with an optional regime as a fallback position. It was further agreed that exporters should be exempted from advance and withholding taxes, SME definitions should be

uniformly aligned, and digital exporters must be formally recognized within tax and export policies.

From a customs perspective, the utilization period under EFS should be restored to at least three years, reliance on costly financial instruments should be reduced, automated reconciliation systems should be introduced, and jurisdictional clarity must be ensured. The participants also agreed to prepare concise, policy-oriented, and consensus-based proposals for timely submission to federal authorities, coupled with structured follow-up engagement to advocate reforms aimed at export promotion, administrative simplification, and long-term sustainability.

VISIT OF DR. FIRDOUS ASHIQ AWAN, CHAIRPERSON SHADE TRUST TO SCCI

The meeting was convened on 09 February 2026 at the Sialkot Chamber of Commerce and Industry to welcome Dr. Firdous Ashiq Awan, Former Federal Minister and Chairperson of SHADE Trust Sialkot. President SCCI, Syed Ahtesham Mazhar, greeted the distinguished guest, acknowledging her contributions to healthcare and community welfare in Sialkot and appreciating SHADE Trust's initiatives supporting underprivileged families, particularly industrial labor linked to the city's export sector. The SHADE Trust team presented their mission and key projects, including Sharifan Bibi Memorial Hospital, MAH Dialysis and Family Health Care Center, and Maskan Old Age Home, emphasizing transparent operations, measurable social impact, and benefits for economically vulnerable families.

Dr. Firdous Ashiq Awan highlighted the need for structured local CSR engagement and proposed that SCCI form a dedicated committee to oversee the expansion of welfare projects, including upgrading cardiology and emergency facilities and adding dialysis machines. Following detailed discussions, President SCCI announced a contribution of Rs. 500,000 on behalf of the Chamber to support SHADE Trust's initiatives. The meeting concluded with a commitment to explore structured collaboration between SCCI and SHADE Trust to strengthen healthcare and social welfare services for Sialkot's deserving community.

AWARENESS SESSION ON B2C E-COMMERCE EXPORTS AT SCCI

The awareness session was held on 09 February 2026 at the Sialkot Chamber of Commerce and Industry, organized by the Departmental Committee on Banking Affairs in collaboration with the State Bank of Pakistan. The session began with the recitation of verses from the Holy Quran. Its main objective was to educate small exporters and newcomers on formalizing their exports through SBP's B2C (Business to Consumer) framework. Syed Ahtesham Mazhar, President SCCI, welcomed the speakers and participants, appreciating SBP's efforts in supporting the business community and emphasizing that such sessions are essential for enhancing exporters' understanding of regulatory frameworks and financial procedures.

MONTHLY ACTIVITIES OF SIALKOT CHAMBER

Mr. Akmal Javed, Chairman of Banking Affairs, highlighted the importance of utilizing the B2C framework for proper declaration and realization of export proceeds, particularly for shipments through courier companies. Mr. Waqas Bashir, Unit Head-CFTU Askari Bank, presented detailed procedures including registration, shipment processes, modes of transaction (Advance Payment and D/A), monthly reconciliation, and handling overdue cases. He emphasized compliance with the Trade-Based Money Laundering (TBML) framework, proper documentation, and submission of Goods Declarations through the WeBOC E-Commerce module, ensuring exporters remain within legal and regulatory guidelines.

The session concluded with remarks by Mr. Waqas Kashif Bajwa, Chief Manager SBP, who thanked participants and praised SCCI for conducting such initiatives. He reaffirmed SBP's support and the need for strong coordination between banks and exporters for smooth implementation of the B2C framework. A round-table discussion followed, allowing participants to clarify doubts, discuss challenges, and receive practical guidance from the SBP team and commercial bank representatives, thereby strengthening exporters' capacity to engage in formalized e-commerce trade channels.

AWARENESS SESSION ON EXPORT FACILITATION SCHEME (EFS)

An awareness session on the Export Facilitation Scheme (EFS) was held on 10 February 2026 at the Sialkot Chamber of Commerce and Industry, conducted by Ms. Jaweria Shahid, Deputy Collector (EFS), Collectorate of Customs, Sambrial–Sialkot. The session was chaired by Mr. Muhammad Murad Arshad, Senior Vice President SCCI, and attended by a large number of exporters from various sectors, including sports goods, surgical instruments, leather products, gloves, garments, and associated vendor units. The session began with opening remarks highlighting the importance of EFS as a facilitative mechanism for exporters and the need to resolve operational and procedural challenges.

Ms. Jaweria Shahid delivered a structured presentation covering EFS's regulatory intent and practical implementation framework. Key topics included authorization procedures, security instruments (insurance/bank guarantees), traceability of imported inputs, vendor registration, utilization period of inputs, extension mechanisms, Input Output Ratios (IORs), and common violations with penalties. She emphasized transparency, accurate record-keeping, and compliance while highlighting the Collectorate's facilitative approach for genuine exporters. The session also addressed challenges specific to SMEs, including delays in approvals, compliance burdens, and operational constraints within supply chains.

The session concluded with an interactive question-and-answer segment, during which participants raised practical concerns regarding authorization delays, guarantee requirements, vendor approvals, utilization periods, and IOR-related objections. Ms. Jaweria Shahid responded to each query, assuring participants that genuine difficulties would be addressed on a case-by-case basis and reiterated the Collectorate's commitment to balancing facilitation with compliance. Mr. Muhammad Murad Arshad concluded the session by emphasizing the need for EFS to function as a facilitative regime, calling for procedural simplification, consistent interpretation, and ongoing stakeholder consultation.

MONTHLY ACTIVITIES OF SIALKOT CHAMBER

VISIT OF KASHMIR INSTITUTE OF MANAGEMENT (KIMS) 8TH PROFESSIONAL PLANNING & MANAGEMENT COURSE (PP&MC-8)

A distinguished delegation of Kashmir Institute of Management (KIMS) 8th Professional Planning & Management Course (PP&MC-8), comprising 40 officers from various departments of the Government of Azad Jammu & Kashmir, visited the Sialkot Chamber of Commerce and Industry on 11th February 2026. The delegation, led by Mr. Tariq Mahmood Butt, included officers from Forest, Police, Local Government, Social Welfare, Industry, and Finance Departments. The visit commenced with an introduction of the officers, followed by a warm welcome from the President of SCCI, Syed Ahtesham Mazhar, who provided an overview of Sialkot's industrial landscape, highlighting key sectors including sports goods, surgical instruments, leather products, textiles, and musical instruments, as well as the city's unique self-help development model and landmark private-sector initiatives like the Sialkot International Airport and Dry Port.

During the session, three documentaries were screened showcasing Sialkot's industrial achievements, the proposed University of Applied Engineering and Emerging Technology, and the planned new industrial zone at Sahowala. An interactive discussion followed, where officers raised questions regarding industrial zones, cricket bat manufacturing, labor insurance, energy solutions, promotion of women entrepreneurs, and child labor policies. SCCI representatives, including the President and senior members, addressed these concerns, explaining industry-specific practices, compliance requirements, and opportunities for collaboration and technical support.

The visit concluded with commendations from Mr. Tariq Mahmood Butt on Sialkot's governance model, industrial development, and social initiatives. Appreciative remarks were recorded in the SCCI Visitors' Book, commemorative shields were exchanged, and the delegation expressed interest in submitting a report to the AJK Prime Minister to explore replicating Sialkot's development strategies in other regions. The session reflected meaningful engagement between SCCI and the visiting officers, fostering knowledge-sharing and potential collaboration.

MEETING OF DEPARTMENTAL COMMITTEE ON MILITARY UNIFORM & BADGES

The Departmental Committee on Military Uniform & Badges convened on 11 February 2026 to discuss strategic objectives and opportunities for the 2025–2026 period. Sheikh Atiq-ur-Rehman, Chairman of the Committee, welcomed all members and emphasized the importance of Pakistan's defense exports, which currently account for less than 0.5 percent of the global market. He highlighted the Committee's plans to identify and prioritize key international exhibitions with high market potential and proposed targeted trade delegations to South

and Latin America to explore emerging business opportunities and develop institutional linkages.

Members discussed the significance of subsidized participation in exhibitions organized by TDAP and DEPO, noting that such support enhances returns and encourages wider industry engagement. Suggestions were made to ensure only genuine and committed business representatives attend trade delegations, and to engage sector-specific TDAP product officers via Zoom meetings for better planning and inclusion of relevant exhibitions. Specific markets such as Kuwait, Saudi Arabia, and Dubai were identified as having strong potential for military and badges exports.

The Committee finalized recommendations for participation in three major exhibitions: IDEX in Dubai, IWA in Germany, and LAAD in Latin America, and agreed to submit formal requests to TDAP and DEPO for subsidized inclusion. Additionally, a Zoom meeting with TDAP officials will be arranged to discuss sector-specific representation, and a formal request will be sent to Mr. Qaisar Baig to organize a trade delegation to South and Latin America. The meeting concluded with a clear roadmap for enhancing Pakistan's defense export presence through strategic exhibition participation and international engagement.

MEETING OF DEPARTMENTAL COMMITTEE ON VISA / INTERNATIONAL TRADE DISPUTES COMMITTEE

The Departmental Committee on Visa/International Trade Disputes convened on 11 February 2026 to discuss Standard Operating Procedures (SOPs) for the issuance of Visa Recommender Letters (VRLs) to chamber members. Mr. Muhammad Murad Arshad, Chairman, welcomed the members and highlighted the Chamber's recent success in supporting visa issuance, particularly following the visit of the German Ambassador and the FIBO Exhibition, where many B2C exporters received visas with the Chamber's recommendation. The Chairman emphasized ongoing efforts to strengthen relations with embassies and ensure smooth facilitation for members.

During the discussion, members deliberated on the criteria for issuing VRLs, including minimum export thresholds, supplementary documentation for European countries, and procedures for new or shifted businesses. The committee agreed that country-specific requirements, such as paid hotel bookings and travel insurance for European visas, should be communicated to members and appended to existing VRL documentation.

The Committee finalized recommendations emphasizing due assessment of applicant genuineness, discretionary issuance of VRLs or alternative "To Whom It May Concern" certificates in special cases, and acceptance of undertakings from parent or related companies where needed. It was unanimously agreed that the Chamber's reputation with embassies should guide decision-making and that competent authorities may exercise discretion on a case-by-case basis. The members also appreciated Mr. Muhammad Murad Arshad's leadership and efforts in managing the Visa Committee effectively.

AWARENESS SESSION ON AI & DIGITAL MARKETING FOR EXPORT GROWTH

An Awareness Session on "AI & Digital Marketing for Export Growth" was held at Sialkot Chamber of

Commerce & Industry on 11 February 2026, organized by Mr. Syed Ahtesham Mazhar, President SCCI. The session aimed to familiarize exporters and business professionals with practical applications of Artificial Intelligence (AI) and digital marketing tools to enhance export performance, client acquisition, and operational efficiency. Mr. Mohammad Murad Arshad, Senior Vice President, SCCI, welcomed the speakers, Mr. Zeeshan Arif, CEO, Presoft Private Limited, and Mr. Azeem Nawaz, CEO, Izla Technologies, and highlighted the importance of AI and digital tools under initiatives such as Indus AI Week to improve the competitiveness of Sialkot's export-oriented industries.

Mr. Zeeshan Arif discussed how AI could optimize client hunting, product targeting, compliance preparation, and documentation, emphasizing that AI complements human decision-making rather than replacing it. He highlighted practical tools like ChatGPT and Gemini for identifying buyer profiles, analyzing compliance expectations, and drafting professional reports. The session also covered how AI can improve digital presence, product promotion, and email marketing strategies, allowing exporters to reach the right international buyers efficiently while avoiding spam filters and enhancing credibility.

Mr. Azeem Nawaz elaborated on digital marketing components, including Search Engine Optimization (SEO), social media, email, and graphic marketing. He explained the integration of AI in SEO, content creation, keyword planning, and website optimization, stressing the importance of prompt engineering and maintaining context for consistent AI outputs. Both speakers emphasized that AI and digital marketing are essential for sustainable growth, operational efficiency, and global competitiveness. The session concluded with an interactive discussion addressing participant queries on certification, email marketing, and digital communication, and Mr. Mohammad Murad Arshad thanked the speakers while reaffirming SCCI's commitment to organizing similar sessions for the business community.

VISIT OF LT. GEN. SYED TARIQ NADEEM GILANI, CHAIRMAN COTTAGE TRUST

On 12 February 2026, SCCI hosted Lt. Gen. (Retd) Syed Tariq Nadeem Gilani, HI(M), Chairman of COTTAGE Trust. The President SCCI, Syed Ahtesham Mazhar, welcomed the distinguished guest, highlighting his military and corporate achievements and his commitment to educational and skill development initiatives for underprivileged youth. Lt. Gen. Gilani presented the Trust's vision and operational framework, emphasizing its goal to provide inclusive education and integrate vocational and technical training alongside conventional schooling.

The Trust operates three educational campuses at Takhat Pari, Jawa, and Sheikh Chogani, offering quality education from Playgroup to Intermediate

level, along with structured skill development programs in STEAM, entrepreneurship, and vocational disciplines such as Fashion Design, IoT development, Graphic Designing, and Media Production. Additionally, the COTTAGE Institute of Technology provides market-oriented courses in IT, hospitality, and other vocational areas, supporting approximately 456 students monthly, including orphans, underprivileged students, and scholarship recipients. Future expansion plans include establishing a Hunar Foundation branch at Jawa Campus and a Centre of Excellence for contemporary skills in DHA-5, Islamabad.

During the meeting, members of the business community pledged financial and material support for the Trust's initiatives, including contributions from former President SCCI Khawar Anwar Khawaja (Rs. 1,000,000), President SCCI Syed Ahtesham Mazhar (Rs. 500,000), and Senior Vice President SCCI Mohammad Murad Arshad (Rs. 200,000), among others. The session concluded with expressions of appreciation for the Trust's work, exchange of commemorative shields, and a reaffirmation of continued collaboration between SCCI and COTTAGE Trust to enhance educational and skill development opportunities for underprivileged youth.

MEETING OF DEPARTMENTAL COMMITTEE ON GLOVES & FOOTWEAR INDUSTRY

On 12 February 2026, a meeting of the Departmental Committee on Gloves & Footwear Industry was held. Chaired by Mr. Sohail Masood, the session focused on certification requirements, CE marking standards, strategic growth planning, and the enhancement of skilled labor for the industry. The Chairman highlighted the technical linkage between gloves and footwear products and invited experts to brief members on certification procedures, cost management, customs facilitation, and industry development initiatives. The President Sialkot Chamber appreciated the leadership of the Chairman and emphasized the importance of strengthening the leather sector's export performance.

Mr. Haroon Kabir, Certification Consultant, delivered a comprehensive presentation on CE certification, explaining testing requirements, cost structures, and common failure areas such as sole abrasion and upper-sole bonding. He advised manufacturers to optimize product design, reduce unnecessary material variations, and develop a material library of pre-tested components to minimize certification expenses. Mr. Majid Raza Bhutta further elaborated on grouping materials for testing, preparation of technical files, and combining similar product families to reduce costs. Discussions also covered product development, strengthening local supporting industries, and addressing challenges in modifying customer designs.

The meeting further addressed customs and sample shipment issues, where Haji Tariq Hussain explained proper GD filing procedures, simplified clearance mechanisms, and compliance under EFS schemes to avoid unnecessary costs and delays. Representatives from SMEDA, Mr. Fouzan Muhammad, briefed members on certification grants, Industrial Stitching Units (Phase II), and the Prime Minister's Export Assistance Program for SMEs, offering financial and technical support to exporters. Updates were also shared regarding development at the Sialkot Tannery Zone, including infrastructure progress and interest-free

construction loans. The Chairman concluded by announcing that dedicated seminars on grant schemes and sample clearance procedures would be organized after Eid, and the meeting ended with a vote of thanks to the Chair.

MEETING OF DEPARTMENTAL COMMITTEE ON SPORTS INDUSTRY & SPORTS WEAR, TEXTILE, APPAREL & BAGS

The meeting of the Departmental Committee on Sports Industry & Sports Wear, Textile, Apparel & Bags was held on February 12, 2026, under the chairmanship of Mr. Wahab Jahangir. The Chair welcomed the participants and invited members to introduce themselves. He also briefed the Committee regarding the earlier preliminary meeting held with the Senior Vice Chairman and Vice Chairman. Emphasizing a results-oriented approach for the tenure 2025–2026, he proposed that the Committee focus on two to three key performance indicators (KPIs), including the identification of new international markets with high import potential, organization of compliance and certification awareness seminars, and resolution of issues relating to sample imports and courier duties. Haji Tariq Hussain, Chairman of the Departmental Committee on Dry Port/Shipping, was invited to provide clarity on customs-related matters.

Haji Tariq Hussain informed the Committee about developments under the Export Facilitation Scheme (SRO 957), particularly revisions in utilization periods and requirements concerning bank guarantees and post-dated cheques. He explained that exporters below USD 20 million were exempt from bank guarantees, while larger exporters were required to furnish PDCs. He elaborated on procedures for duty-free import of samples, courier clearances, and Goods Declaration (GD) filing under the Pakistan Single Window (PSW). Members expressed concerns regarding high courier charges, alteration of HS codes during assessment, inconsistent classification practices, and procedural complications for low-value, non-commercial samples. It was suggested that approved HS codes should not be changed at the assessment stage and that minimal-quantity sample shipments be cleared without mandatory GD to reduce demurrage and compliance burdens.

Under Agenda No. 2, the Committee held detailed discussions on compliance and certification requirements. Mr. Shahzad Shaukat categorized certifications into system certifications (such as ISO and GMP), social compliance standards (including SEDEX and buyer codes of conduct), and product certifications (e.g., CE marking). He emphasized the importance of prior awareness to avoid financial loss and cancellation of export orders. The discussion also covered Product Liability Insurance (PLI), fire safety standards, environmental compliance, and building regulations. It was proposed to organize 7–8 structured seminars after Ramadan and to establish a dedicated Help Desk at the Chamber to guide members on certification and compliance matters, particularly to facilitate SMEs in accessing government support schemes.

Under Agenda No. 3, members deliberated on export market diversification and trade delegations. ASEAN countries, Saudi Arabia, and the UK were identified as potential markets based on import demand and feasibility considerations. Participants observed that past delegations yielded limited results due to coordination gaps, and exhibitions were recommended as a more effective business development platform. The Committee approved organizing a self-financed trade delegation to the UK

and recommended enhanced institutional support for SME participation in international exhibitions. The meeting concluded with consensus decisions to recommend non-alteration of approved HS codes, organize post-Ramadan compliance seminars, establish a Help Desk subject to approval, and disseminate simplified guidance for sample shipment clearance.

MEETING OF DEPARTMENTAL COMMITTEE ON SME / TRAINING / E-COMMERCE

On February 13, 2026, a meeting of the Departmental Committee on SME/Training/E-Commerce was arranged. Mr. Lahshan Khilji, Chairman Committee, warmly welcomed the participants and outlined the objectives, emphasizing a practical and result-oriented approach to strengthening SMEs through structured initiatives. Reviewing previous decisions, he shared progress on the partially completed Training Calendar and informed members that a Digital Advertising Seminar is being planned prior to Ramadan. Engagement with international platforms, including Alibaba, is underway, while discussions with DHL have progressed positively, with a registration link received to facilitate exporters. The House appreciated these developments and stressed consistent follow-up and improved communication through emails and direct outreach.

During open discussion on key issues faced by members, participants highlighted the urgent need for structured training programs, including product knowledge workshops, market demand analysis, AI-based tools training, foundational guidance for new exporters covering the full production cycle, and peer-to-peer mentorship by senior members. Communication skills training for dealing with international buyers was also identified as a priority, with agreement to integrate dedicated modules into major seminars.

Under the future roadmap agenda, digital marketing was identified as a top priority area. The Chairman proposed structured seminars covering social media marketing, content strategy, brand positioning, and responsible digital conduct to safeguard the industry's reputation, with strong support for recording sessions for future access via YouTube or cloud storage. Members also emphasized diversification beyond sportswear into sectors such as equestrian, surgical, dental, and leather products, along with discouraging unethical digital practices that may harm the industry's image. Concluding the meeting, the Chairman thanked participants for their active engagement and willingness to volunteer as trainers and mentors, reiterating the Committee's commitment to SME development through structured training, digital transformation, and collective industry collaboration.

The meeting concluded with a vote of thanks to the Chair.

AWARENESS SESSION – "DIGITAL EXPORT ACCELERATION: B2B, META ADS & SOCIAL MEDIA MARKETING FOR GLOBAL BUSINESS GROWTH"

On 16 February 2026, the Departmental Committee on SME / Training / E-Commerce organized an Awareness Session on "Digital Export Acceleration: B2B, Meta Ads & Social Media Marketing for Global Business Growth." Mr. Lahshan Khilji, Chairman Committee, welcomed more than 300 participants, including young exporters, SME owners, entrepreneurs, and business professionals. In his

opening remarks, he emphasized that digital marketing and online platforms have become indispensable tools for export growth in today's competitive global environment. He stated that the session was arranged in response to strong demand from young entrepreneurs seeking practical guidance from industry experts.

The speakers delivered comprehensive presentations covering key areas such as understanding B2B and B2C export models, identifying suitable digital platforms and global marketplaces, and leveraging Meta (Facebook & Instagram) ads for international targeting. Detailed guidance was provided on campaign creation, budget management, ROI measurement, and effective social media strategies for brand building and export lead generation. Participants were also briefed on lead conversion techniques and follow-up systems to transform online inquiries into confirmed export orders. Real-life case studies and practical insights shared by the speakers further enhanced the relevance and applicability of the session.

An interactive Question & Answer session followed, where participants raised queries regarding digital strategies, ad budgeting, targeting international buyers, and overcoming common online business challenges. The speakers provided detailed and practical responses, making the session highly engaging and beneficial.

JOINT DEPARTMENTAL COMMITTEES MEETING ON BANKING AFFAIRS, SHIPPING (DRY PORT, AIRPORT, RAILWAY, TRANSPORTATION), AND INCOME TAX/FTR

The joint meeting held on 17th February 2026 at SCCI was chaired by Mr. Akmal Javed, Chairman, Departmental Committee on Banking Affairs to undertake a comprehensive review of the SBP circular on B2C E-commerce exports, particularly examining taxation, courier/logistics, and banking implications in light of current market realities. The Chairman emphasized evaluating the practical viability of the 2020 framework in 2026, considering evolving trade dynamics. He highlighted that small exporters were shipping goods through courier companies without financial instruments, receiving payments via channels such as Western Union and Wise, which were being recorded as home remittances instead of export proceeds. Although SBP had introduced a dedicated B2C framework and an E-Commerce module in WeBOC in December 2020, its effective implementation remained limited. It was noted that Sialkot was losing recognition for approximately USD 300–400 million annually due to undocumented exports, adversely affecting national export statistics and restricting exporters from building legitimate financial profiles for visa and expansion purposes.

During the discussion, members raised serious concerns regarding under-invoicing, misuse of

foreign payment channels, and financial irregularities. Mr. Amer Majeed Sheikh, Senior Vice Chairman, Departmental Committee on Shipping (Dry Port, Airport, Railway, Transportation), explained that some individuals formed export entities solely to route undocumented shipments, often undervaluing goods and retaining substantial proceeds abroad—an illegal practice. Mr. Tariq Hussain, Chairman Departmental Committee on Shipping (Dry Port, Airport, Railway, Transportation), warned of widespread under-invoicing and highlighted that only a limited number of agents were properly registered as IATA agents with bank guarantees. It was clarified that a legal export requires filing of a Goods Declaration (GD) in the exporter's name, along with NTN and NOC compliance, and use of formal banking channels. Members stressed that new exporters often opt for cheaper, unverified courier services, exposing themselves to fraud with no formal protection mechanism available if a courier absconds. The consensus was that exporters must engage only licensed and reputable cargo agents to safeguard their shipments and financial interests.

Mr. Imran Ali Rana, Chairman Departmental Committee on Income Tax/FTR, observed that commercial banks frequently cite compliance concerns to avoid facilitating B2C transactions, despite the model being viable when banking channels are properly used. He highlighted that some young entrepreneurs were generating significant revenues but remained outside the documented system to avoid tax thresholds, thereby creating systemic loopholes vulnerable to misuse by criminal elements. He proposed the establishment of a dedicated module within the Pakistan Single Window (PSW) to address these gaps. Concluding the meeting, Mr. Akmal Javed stated that no major structural hurdles existed in implementing the B2C framework and proposed initiating a pilot program with selected young exporters at Askari Bank before expanding to other banks. As action points, it was decided that the Banking Committee would organize an awareness seminar on identifying reliable agents, while the R&D Department would prepare short educational videos for social media, subject to approval by the President of SCCI and the Executive Committee.

SEMINAR ON INDUSTRY–ACADEMIA COLLABORATION: THE MISSING LINK FOR GLOBAL GROWTH – LESSONS FROM CHINA

On 18 February 2026, the Departmental Committee on Research Management for Sustainable Development of SCCI organized a strategic seminar to address the disconnect between Sialkot's industry and academia and explore pathways for sustainable industrial growth. The session was chaired by Dr. Raza Ullah Shah, Chairman Committee, with President Syed Ahtesham Mazhar addressing participants. The keynote address and moderation were delivered by Prof. Muhammad Umar from Wuhan College. The seminar highlighted that while Sialkot has a strong export-oriented manufacturing base, future competitiveness requires technological transformation, intellectual property development, and value-added production rather than volume-based manufacturing alone.

Prof. Muhammad Umar provided a comparative analysis of Sialkot's industrial clusters, noting that sectors such as surgical instruments, sports goods, leather products, and musical instruments have high production capability but limited global value capture. Drawing lessons from China, he identified

structural drivers of success, including state-backed innovation ecosystems, performance-linked academic incentives, strong intellectual property frameworks, and promotion of academic entrepreneurship. Participants discussed challenges such as the lack of applied industrial research, minimal patent ownership, limited funding for academic projects, and insufficient industry-academia engagement.

The seminar concluded with actionable measures to bridge this gap. Key proposals included establishing a Chamber-led collaborative platform for industrial challenges and funded research proposals, creating Standard Operating Procedures to regulate communication and funding, forming a Chamber-managed R&D fund supported by industry contributions, and encouraging universities to align Curricula with industry needs. Participants reaffirmed their commitment to structured collaboration to drive innovation-led growth and enhance Sialkot's global competitiveness, marking a crucial step toward integrating research, technology, and industrial practice.

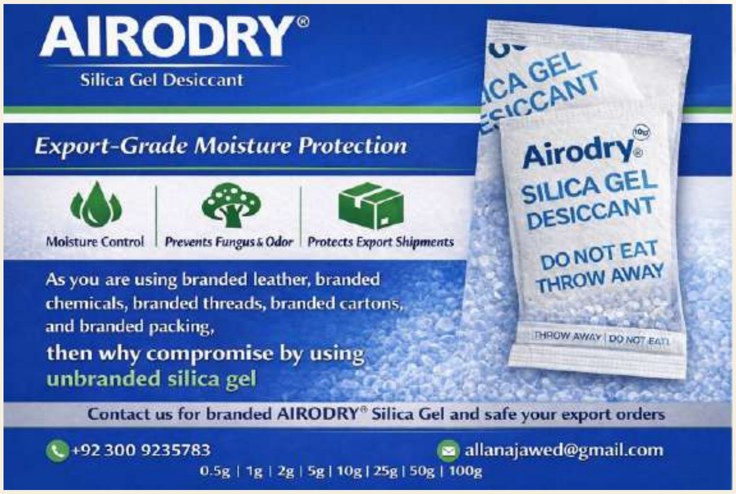

ضروری اطلاع

چیمبر ممبران پر مبنی ٹریڈ ڈائریکٹری کا اجراء

انتہائی مسرت کے ساتھ مطلع کیا جا رہا ہے کہ سیالکوٹ چیمبر اپنی تاریخ میں پہلی بار اپنے ممبران پر مبنی Yellow Pages طرز پر ایک ٹریڈ ڈائریکٹری شائع کرنے جا رہا ہے۔ جس میں اپنے تمام ایسے ممبران جو تجدید رکنیت کیلئے مقرر تاریخ 20 اپریل 2026ء تک اپنی فرم کی تجدید کروائیں گے، ان کا ڈیٹا اس ڈائریکٹری میں شامل کیا جائے گا۔ یہ ڈائریکٹری بیرون ممالک میں قائم پاکستانی ہائی کمشنز، پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارتخانوں، چیمبرز آف کامرس، ٹریڈ باڈیز و ٹریڈ سے متعلقہ اداروں میں تقسیم کی جائے گی۔

علاوہ ازیں یہ ڈائریکٹری پی ڈی ایف فارمیٹ میں چیمبر ویب سائٹ اور Face Book پر بھی اپ لوڈ کی جائے گی۔

ایڈورٹائزمنٹ چارجز

فل پیج رنگین (ریگولر)	-/100,000 روپے	(سائز 8 X 6 انچ) پوٹریٹ
ہاف پیج رنگین (ریگولر)	-/50,000 روپے	(سائز 4X6 انچ) پوٹریٹ
کواٹر سائز (ریگولر)	-/25,000 روپے	(سائز 4X3 انچ) پوٹریٹ
ہاف کواٹر سائز (ریگولر)	-/15,000 روپے	(سائز 2X3 انچ) پوٹریٹ

نوٹ: اپنی ایڈورٹائزمنٹ سافٹ فارمیٹ (ہائی ریزولیشن PDF یا کورل ڈرا) میں ارسال کریں۔

مزید معلومات و رابطہ کیلئے عبدالروف، ڈپٹی سیکرٹری پبلیکیشن سے رابطہ کریں۔ بہت شکریہ 052-4261881-3

GHULAM ISHAQ KHAN INSTITUTE OF
ENGINEERING SCIENCES AND TECHNOLOGY
FACULTY OF MECHANICAL ENGINEERING

DEVELOPMENT OF FLEXIBLE ROBUST THIN FILM WEARABLE HEATER

INTRODUCTION

Cold-weather gloves & socks require **lightweight heating**

Existing solutions are:

- Bulky & rigid
- Power intensive
- Thermally non-uniform

PROBLEM STATEMENT

- Limited flexibility in existing heated gloves & socks.
- High power consumption and short battery life.
- Poor thermal uniformity and user discomfort.
- Designs not suitable for mass-scale textile integration.

Result: Current solutions fail to meet ergonomic, electrical, and commercial requirements simultaneously.

PROJECT OBJECTIVES

- Fabricate a **flexible thin-film heating element** for textiles.
- Maintain **human comfort temperature (35–42 °C).**
- Operate at **10 V DC** with **3–4 hours battery life.**
- Perform reliably in **cold & humid environments.**
- Enable **wireless temperature control.**
- Develop a **mass-scalable fabrication approach.**

DESIGN PHILOSOPHY
(Literature-Driven)

Based on:

- Printed thin-film heater concepts.
- CNT film & metal fiber heated gloves.

Key insights from literature:

- Thin-film heaters → uniform heating
- CNT films → flexibility & comfort
- Metal fibers → fast heating, lower softness
- Parallel heater paths → reliability

Sandwich textile structures reduce heat loss.

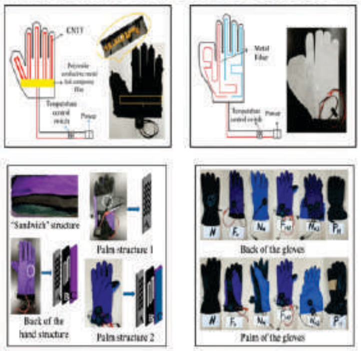

APPLICATIONS

Heated Gloves · Heated Socks · Cold-Weather Footwear · Mountaineering Gear · Industrial Wear · Medical Therapy

HEATING ELEMENT

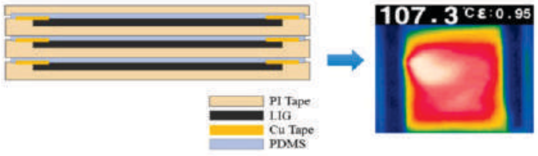

Making series or parallel connections by stacking multiple LIG layers

Apply voltage and evaluate thermal performance

PROTOTYPE DEVELOPMENT

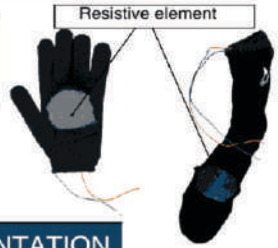

BASE LINE EXPERIMENTATION

Material & Electrical Characterization

- Nichrome resistive element.
- Resistance measurement & power estimation.
- Joule heating validation (V–I–R behavior).

Thermal Response Testing

- Voltage-controlled heating (≤10 V).
- Temperature rise vs time.

Repeatability over multiple cycles

KEY FEATURES

High Flexibility & Comfort · Low-Voltage (10V DC) · Uniform Heat Distribution · Extended Battery Runtime · Cold & Humidity Tolerance

RELEVANT INDUSTRIES

Smart Textiles · Consumer Electronics · Textile Manufacturing · Defense · Healthcare

EXPECTED OUTCOMES

✓ Novel flexible heater architecture.
✓ Verified low-power thermal performance
✓ Scalable fabrication .
✓ Prototype-ready textile heating element.
✓ Pathway for technology transfer & commercialization.

CONTACT US AT:

PI name: Dr. Ali Turab Jafry (ali.turab@giki.edu.pk)

CoPI: Prof. Dr. Khalid Rahman (Printed Electronics Lab,GIKI)
Dr. Faiza Jan Iftikhar (NUTECH)
Anas Ali (gme2597@giki.edu.pk)

Industrial Partner: Intermarket Knit Pvt Ltd.

SIALKOT: THE DIGITAL APPRENTICE FOR YOUR BUSINESS

Sialkot, the “Golden Triangle” of craftsmanship, is renowned for exporting surgical instruments, sports goods, leather, musical instruments, and cutlery. As traditional trade methods fade, the world is shifting toward Autonomous Exporting, where digital tools operate 24/7 to connect with buyers and ensure quality.

What is AI?

Think of Artificial Intelligence (AI) not as a robot, but as a "digital master apprentice". Just as a young worker learns to feel the leather or curve a blade, AI uses data to learn. It helps you design, write, and sell faster than a human ever could.

Global and Local Success

Big brands like Under Armour use AI to design better sportswear. In Sialkot, this is already happening. A local sports equipment maker used AI quality checks to reduce product returns by 45%. Another surgical workshop used AI to find new buyers in Japan and Brazil, increasing revenue by 300% in one year.

Solving Future Problems

The biggest future challenge for Sialkot is strict European laws about "Green" manufacturing and sustainability. If you cannot prove your factory is eco-friendly, you may lose customers. AI acts as a "shield," automatically writing these complex reports for you.

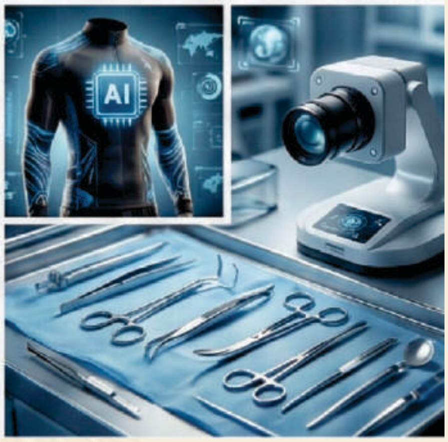

How to Start (Simple Tools)

1. **Ideas & Writing:** Use ChatGPT. It is like a Swiss Army knife that writes your emails, plans your business, and answers customer questions.

2. **Branding:** Starting a new badge or glove business? Use Looka or Namelix to create a professional name and logo in minutes.

3. **Quality Control:** For cutlery or surgical tools, use AI cameras (like META-aivi) to spot tiny defects instantly, ensuring 100% accuracy.

Start small. Pick one tool, like a Chatbot to answer customers, and build from there. AI allows small Sialkot workshops to have the power of big global corporations.

> AI will be a powerful tool that expands the possibilities of what we, as craftspeople, can create, but human ingenuity and intuition will still be responsible for pushing boundaries and envisioning the truly novel.”
>
> **ANA ARRIOLA-KANADA**

SOUTH AFRICA OVERVIEW

GEOGRAPHIC/DEMOGRAPHIC

Southern Africa, divided into 9 provinces	64 MILLION estimated, 2024 POPULATION	$400.3 Billion GDP 2024	English & 11 African LANGUAGE

E-COMMERCE MARKET:

Internet Users: 78.9% penetration

Social Media: Facebook, WhatsApp, YouTube, Instagram have high penetration

Major platforms:

- Local Online Retailers
- Takealot.com
- Woolworths (Dash)
- Shoprite / Checkers (Sixty60)
- Pick n Pay
- Edgars / Jet

International Entrants

- Amazon.co.za
- Shein
- Temu

POPULAR PRODUCT CATEGORIES THROUGH ONLINE PLATFORMS:

- **Fashion & beauty**
- **Apparel**
- **Home appliances**
- **Electronics**
- **Personal Care**

STANDARDIZATIONS AND CERTIFICATIONS ON IMPORTS IN SOUTH AFRICA:

South Africa enforces strict product standards to ensure quality, safety, and consumer protection. Key points:

- **SABS & NRCS:** The South African Bureau of Standards (SABS), under the Department of Trade, Industry & Competition, issues Letters of Authority (LOAs) and enforces Compulsory Specifications via the National Regulator for Compulsory Specifications (NRCS). Regulated products (electronics, toys, vehicles, agrochemicals, etc.) require pre-import approval; importers are liable if goods lack the required mark.
- **Labeling & Language:** All products must be labeled in English. Technical goods, textiles, footwear, leather, food, cosmetics, and chemicals must meet labeling requirements including manufacturer, country of origin, ingredients, and safety instructions.
- **Food & Agriculture:** Food safety is regulated by the Department of Health, DAFF, and SABS. Imported food must meet microbiological and chemical standards, often requiring certificates from DAFF or accredited labs.
- **Drugs & Medical Devices:** SAHPRA controls pharmaceuticals and medtech. Imports require registration and SAHPRA-approved labeling and import permits.
- **Electronics/Electrical:** Most electrical and IT products require SABS or NRCS approval marks for safety and EMC compliance.
- **Conformity Assurance:** Some products (cosmetics, automotive parts, agrochemicals) need testing and Certificates of Conformity. Local representation or consultancy is recommended to navigate regulations.

KEY INTERESTING FACTS/OPPORTUNITIES:

South Africa is Pakistan's largest African trading partner and both governments are promoting SME/MBD trade. The country aims to increase fixed investment and promote trade, making it attractive for foreign firms including Pakistani exporters.

Participate in trade summits like the Pak-Africa Trade Summit to build networks.

In Pakistan–South Africa Trade Summit, the South African government highlights opportunities for Pakistani exports in agriculture/livestock (halal) and textiles/apparel. ICT and fintech are priorities as SA develop as a tech hub. Emerging energy and infrastructure projects including renewables, smart grids, and a R55 billion urban services program create demand for construction materials, engineering, and utilities, offering opportunities for Pakistani firms in roads, water, and urban services projects.

South Africans are increasingly shopping online, and Pakistani exporters can target fast-growing segments such as fashion, sportswear, and home goods. Major sporting events (e.g., cricket tours and upcoming international fixtures) and a strong passion for cricket and sports create opportunities for sports equipment and apparel.

Pakistan's textile industry is a global strength that can link with South African markets (retail, wholesale, fashion).

South Africa has the largest and most diversified economy in Africa, with robust infrastructure, financial, legal, and telecommunications sectors. It serves as a gateway to the wider African market of more than 1 billion consumers.

PAKISTAN SOUTH AFRICA TRADE

FINANCIAL YEAR (JUL-JUN 2025)

TOTAL TRADE
$710.192
MILLION

Exports to SOUTH AFRICA: 183.23 USD (M)
Import from SOUTH AFRICA: 526.962 USD (M)

Source: State Bank of Pakistan

Description	Sialkot Exports to South Africa- 2024	South Africa's Imports from World-2024
Sports Wear	0.658	64.014
Cutlery & Crockery	0.891	28.964
Badges	0.012	4.879
Musical Instruments	0.005	5.405
Leather Products	2.054	282.627
Sports Goods	4.657	64.025
Gloves & Protective Equipment	3.719	25.616
Surgical Instruments	2.518	602.6
Shoes & Saddlery	0.149	770.016
Total	**14.663 (M)**	**1.84 (B)**

(SOURCE: TRADEMAP/WORLD BANK)
Sources: ITC calculations based on Pakistan Bureau Of Statistics
All values in US$ Million for the Year 2024

The table presents Sialkot's export performance to the South Africa for the year 2024, amounting to US$ 14.663 million, compared with the South Africa's total global imports of US$ 1.84 billion, indicating considerable scope for enhancing bilateral trade in the above-mentioned sectors.

IMPORTANT LINKS FOR INFORMATION

High Commission for Pakistan Pretoria, South Africa
www.mofa.gov.pk/pretoria-south-africa

Trade Mission of Pakistan, Virginia Avenue South Africa
www.mofa.gov.pk/southafrica

High Commission of South Africa, Islamabad www.gov.za

For Business Visa www.vfsglobal.com

South Africa's Investment Promotion Agency
www.investsa.gov.za

Department of International Relations and Cooperation's
dirco.gov.za/

For Determination of Taxes/Duties/ Import Tariffs
www.sars.gov.za/customs-and-excise/duties-and-taxes

SOUTH AFRICA
EXHIBITIONS/FAIRS

Trade fairs and exhibitions are vital for business growth, as they enable market expansion, global networking, and the creation of new opportunities. Below is a list of key fairs and exhibitions in South Africa.

NAMPO Harvest Day – Agriculture
www.nampo.co.za

Hotel and Hospitality Expo – Hospitality, Sports, Fitness, Kitchens & Bathrooms, Bed & Bedding, Interior Design & Textiles
www.thehotelshowafrica.com

Eid Shopping Festival 2026 (ESF) – Clothing & Apparel, Jewelry, Footwear, Fashion Accessories
eidshoppingfestival.co.za

Rand Show – Home & Décor, Beauty, Fashion
randshow.co.za

A-OSH Expo – Occupational Health & Safety
aosh.co.za

Allfashion sourcing, Cape Town – Textile & Fashion Trade Fair
allfashionsourcing.za.messefrankfurt.com

World Health Expo (WHX Cape Town) – Surgical Instruments & Medical Devices
www.worldhealthexpo.com

Pharma & Healthcare South Africa – Medical Devices, Diagnostics Laboratory & Surgical Equipment
www.pharmahealthcaresouthafrica.com

Thrive by World Health Expo – Sports wear, Sports/Fitness Goods, Training equipment, Sports Fashion, Women & Health
www.worldhealthexpo.com

HIGH RESOLUTION FLEXIBLE TIME-TEMPERATURE INDICATOR (FTTI) FOR FOOD QUALITY CONTROL

Mubashar Ali[1], Hamza Abbas[1], Hammas Ullah[1] and Ali Turab Jafry[1†]

1. Faculty of Mechanical Engineering, GIK Institute of Engineering Sciences and Technology, Topi, Pakistan

† Biofuel and Microfluidics Laboratory- ali.turab@giki.edu.pk,

Abstract

Time temperature indicator (TTI) is a device which monitor the shelf life of perishable food products from cold storage to consumption. Globally about one-third of fresh fruits and vegetables (FFVs) are discarded as waste because their quality dropped during transit. In most of the cases, these losses happen because of non-optimized handling during supply chain and not a proper sensing device to monitor the quality of food being transported from production all the way to the consumer. So, in this study we will develop the high-resolution flexible time temperature indicator (FTTI) for food quality control by using Co2 laser and thermal press machine to laminated the thermoplastic films. We will also incorporate FTTI with a sole and easy actuating mechanism made of thin PET film to pull and actuated TTI. There are three fatty acids like oleic, octanoic and decanoic acid will use as working fluid for different testing temperatures of 5, 15 and 30 °C, respectably. To optimize or make a homogenous flow, the device has been developed using a two-dimensional fan shaped series of profiles which will help linearize the timescale for a better readability by the consumer.

Introduction

- Although paper based sensor have been commercialized for time-temperature indicators, these are **not flexible** and not easy to control.

OliTec   timestrip PLUS

WARM MARK   3M, MonitorMark

Materials & Method

Fabrication Process of FTTI

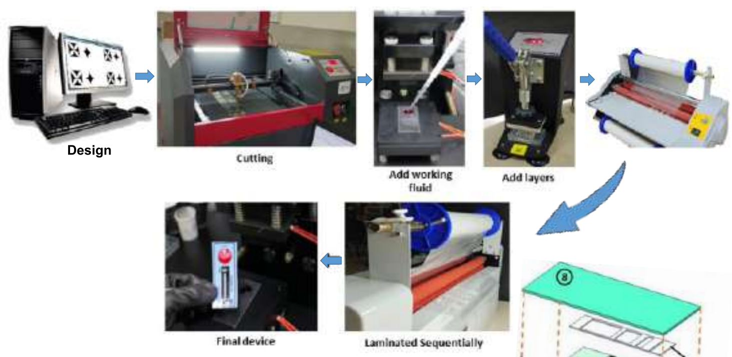

- The designing and cutting of lamination film and porous membrane is performed by 40W CO2 laser cutting machine.
- Provide temperature and pressing the device in a thermal lamination machine to make the final product.
- Testing of three working fluids using oleic, octanoic and decanoic acids for three storage conditions of 5 °C, 15 °C and 30 °C respectively.

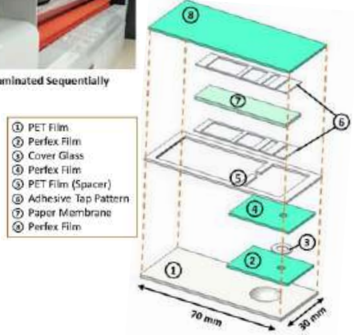

Schematic illustration of the design and alignment of FTTI

Results

- Flow is modelled by Lucas-Washburn equation for porous media:

$$l = 2\sqrt{\frac{k\gamma\cos\theta}{\phi\mu D}t}$$

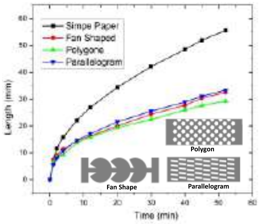

- To make a homogenous flow, we fabricated a two-dimensional sequential fan-shaped channel with decreasing angles to achieve constant wicking flow rate.
- By adding **polygon** in paper channel, the flow velocity is reduced due to additional **tortuous** nature of the flow path.
- Maximum delay time of **38 hours** is achieved by using polygon and tape pattern in paper channel.
- Tape barrier is created in paper channel by decreasing order of 5mm-2 mm with gap width of 3[0]mm - 3[3]mm.

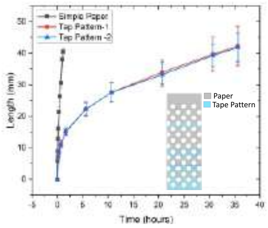

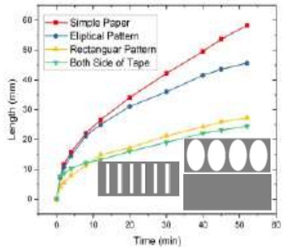

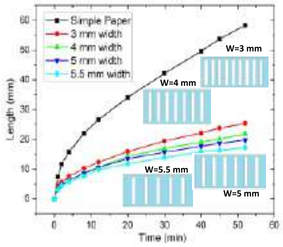

- We used elliptical and rectangular tape pattern to reduce the flow velocity of working fluid and increase the delay time of the device. But, significant result is achieved by **rectangular tape pattern**.

Final FTTI

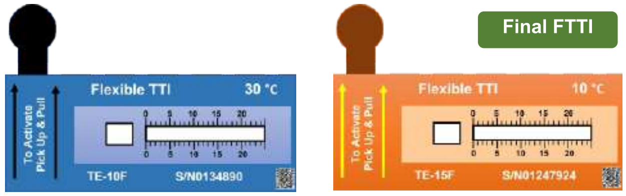

Conclusion

- The important features of this technique are its simplicity, low cost, flexibility, and reliability.
- The devise cost is only **Rs/-5** which is highly less as compared to the other commercial TTI: cost of **(SKU: THGSEN006)** by **3M** is **Rs/-833** ($3.99).
- The device time is **38 hours** with oleic acid by using novel technique of **polygon and scotch tape pattern** in paper channel.

Acknowledgement

We appreciate the support provided by the project titled "High resolution flexible time-temperature indicator (FTTI) for food quality control" funded by Higher Education Commission (HEC), Pakistan under the Technology Transfer Support Fund (No. TTSF-74).

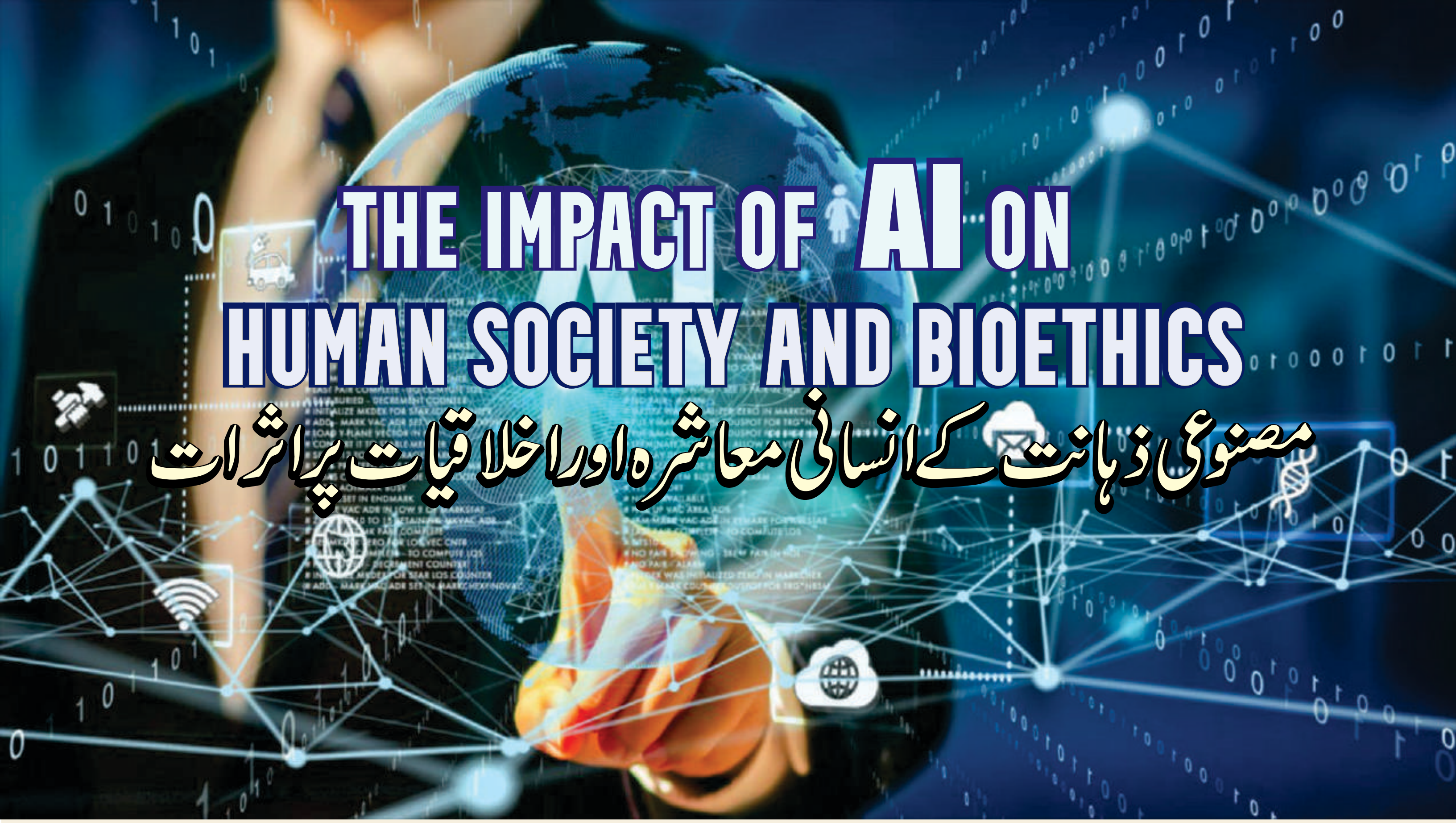

THE IMPACT OF AI ON HUMAN SOCIETY AND BIOETHICS

مصنوعی ذہانت کے انسانی معاشرہ اور اخلاقیات پر اثرات

تمہید: اکیسویں صدی کو اگر ٹیکنالوجی کی صدی کہا جائے تو یہ مبالغہ نہ ہوگا اور اس ٹیکنالوجی کا سب سے نمایاں مظہر مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) ہے۔ مصنوعی ذہانت، جسے بعض مفکرین صنعتی انقلاب 4.0 سے تعبیر کرتے ہیں، یہ محض ایک سائنسی ایجاد نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر سماجی وفکری انقلاب ہے۔ یہ انقلاب نہ صرف انسانی کام کرنے کے انداز، معاشی نظام اور صنعتی ڈھانچے کو تبدیل کر رہا ہے بلکہ انسانی تعلقات، اخلاقی قدروں اور خود انسان کے تصورِ ذات (Understanding-Self) پر بھی گہرے اثرات مرتب کر رہا ہے۔

اٹھارویں صدی کے صنعتی انقلاب نے اگرچہ پیداوار اور معیشت کو بدل دیا تھا، تاہم انسانی تعلقات اور اخلاقی فیصلے بنیادی طور پر انسان کے ہاتھ میں ہی رہے۔ اس کے برعکس جدید مصنوعی ذہانت انسانی فیصلوں، طبی تشخیص، عدالتی نظام، نگرانی، اور حتیٰ کہ جنگی حکمتِ عملی میں بھی دخل دے رہی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حیاتیاتی اخلاقیات (Bioethics) کا سوال نہایت شدت سے ابھرتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کا مفہوم اور ارتقاء

مصنوعی ذہانت کی کوئی ایک جامع تعریف موجود نہیں، تاہم عمومی طور پر اس سے مراد ایسی انسانی تخلیق کردہ ٹیکنالوجی ہے جو مشینوں اور کمپیوٹروں کو انسانی ذہانت سے مشابہ افعال انجام دینے کے قابل بناتی ہے، جیسے سیکھنا، تجزیہ کرنا، فیصلے کرنا اور مسائل حل کرنا۔ کچھ ماہرین مصنوعی ذہانت کو انسانی محنت کا متبادل تصور کرتے ہیں، جبکہ دیگر اسے ایک ایسا نظام قرار دیتے ہیں جو بیرونی معلومات کو درست طور پر سمجھ کر ان سے سیکھتا ہے اور لچکدار انداز میں اہداف حاصل کرتا ہے۔ یوں مصنوعی ذہانت انسانی ذہن کی ادراکی صلاحیتوں، جیسے فہم، یادداشت، زبان، اور استدلال کی نقل ہے، مگر اس کے بغیر شعور، احساس اور اخلاقی وجدان موجود نہیں ہوتا۔

جدید دور میں مصنوعی ذہانت اس قدر عام ہو چکی ہے کہ ہم اسے غیر محسوس طور پر استعمال کرتے ہیں، مثلاً:

- اسمارٹ فون وائس اسسٹنٹس
- سرچ انجن
- خودکار ترانسلیشن
- چہرہ شناس نظام
- ڈیجیٹل مانیٹرنگ اور Data Analysis

مصنوعی ذہانت کی اقسام اور دائرِ کار

1۔ محدود یا کمزور مصنوعی ذہانت (Narrow AI): یہ وہ مصنوعی ذہانت ہے جو مخصوص کاموں کے لیے تیار کی جاتی ہے، جیسے: خودکار گاڑیاں، طبی تشخیص کے نظام میں بہتری، چہرہ اور آواز کی شناخت، کھیلوں میں مہارت اور غربت میں کمی، اگرچہ یہ انسانی کارکردگی سے بہتر نتائج دے سکتی ہے، مگر اس کا دائرہ کار محدود ہوتا ہے اور یہ عمومی فہم سے محروم ہوتی ہے۔

2۔ مضبوط یا عمومی مصنوعی ذہانت (Artificial General Intelligence)

یہ ایک نظریاتی تصور ہے جس میں مشین ہر اس کام کو انجام دینے کی صلاحیت رکھتی ہو جو انسان اپنی ذہانت سے انجام دیتا ہے۔ یہی وہ تصور ہے جس نے اسٹیفن ولیم ہاکنگ، نک بوسٹروم اور دیگر مفکرین کو شدید تشویش میں مبتلا کیا، کیونکہ ایسی ذہانت انسانی کنٹرول سے باہر ہو سکتی ہے۔ اسٹیفن ہاکنگ کا مشہور قول ہے کہ "مصنوعی ذہانت کی مکمل ترقی انسانیت کے خاتمے کا سبب بن سکتی ہے۔"

کیا انسانی معاشرے کو مصنوعی ذہانت کی ضرورت ہے؟

یہ سوال فلسفیانہ بھی ہے اور عملی بھی۔ اگر انسان تیز رفتار، مؤثر اور مسلسل کام کرنے والی مشینوں کا خواہاں ہے تو مصنوعی ذہانت ناگزیر ہے۔ انسانی تاریخ گواہ ہے کہ انسان ہمیشہ محنت کم اور پیداوار زیادہ کرنے کی جستجو میں رہا ہے۔ آلات کی ایجاد سے لے کر جدید مشینوں تک، ٹیکنالوجی انسانی ترقی کی بنیاد رہی ہے۔

شعبہ صحت میں مصنوعی ذہانت کا انقلاب: بیماریوں کی ابتدائی تشخیص، سرجری میں روبوٹک معاونت، علاج کے متبادل طریقوں کی تجویز اور مریضوں کی آن لائن مانیٹرنگ، یہ تمام عوامل انسانی زندگی کو آسان اور محفوظ بنا رہے ہیں، تاہم اس کے ساتھ یہ سوال بھی جڑا ہے کہ آیا انسان قدرتی توازن اور اخلاقی حدود سے تجاوز تو نہیں کر رہا؟

آرٹیفیشل انٹیلی جنس کے انسانی زندگی پر اثرات اور مستقبل کے امکانات

آرٹیفیشل انٹیلی جنس (AI) اب صرف سائنسی فکشن تک محدود نہیں رہی بلکہ یہ ہماری روزمرہ زندگی کا ایک اہم حصہ بن چکی ہے۔ اسمارٹ فونز، خودکار گاڑیاں، جدید طبی تشخیص، آن لائن تعلیم اور ڈیجیٹل تخلیق AI نے

انسانی زندگی کے تقریباً ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ یہ نہ صرف ہمارے کام کرنے کے طریقوں کو بدل رہی ہے بلکہ ہمارے سوچنے، سیکھنے اور باہمی تعلقات پر بھی گہرا اثر ڈال رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ AI انسانی زندگی کو کس طرح متاثر کر رہی ہے اور اس کے اثرات مستقبل میں کیا شکل اختیار کر سکتے ہیں؟

روزمرہ زندگی میں AI کا کردار

آج AI ہماری روزمرہ عادات کا حصہ بن چکی ہے۔ اسمارٹ اسسٹنٹس جیسے Siri، Alexa اور Google Assistant قدرتی زبان کو سمجھ کر ہمیں یاددہانیاں، معلومات اور گھریلو سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ اسمارٹ گھروں میں روشنی، درجہ حرارت اور دیگر سہولیات انسانی رویوں کے مطابق خودکار طور پر ایڈجسٹ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح Netflix اور Amazon جیسے پلیٹ فارمز AI کی مدد سے صارفین کی پسند ناپسند کو سمجھ کر ذاتی نوعیت کی سفارشات پیش کرتے ہیں، جس سے زندگی زیادہ آسان اور سہل ہو گئی ہے۔

صحت کے شعبے میں AI: ڈیٹا کے ذریعے زندگیوں کا تحفظ

طبی شعبہ AI کے سب سے مؤثر استعمالات میں سے ایک ہے۔ AI پر مبنی نظام کینسر، ذیابیطس اور دیگر بیماریوں کی ابتدائی تشخیص میں ڈاکٹروں کی مدد کر رہے ہیں۔ یہ سسٹمز انسانی ماہرین کے مقابلے میں زیادہ تیزی اور کم غلطیوں کے ساتھ طبی اسکینز کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ورچوئل ہیلتھ اسسٹنٹس اور چیٹ بوٹس مریضوں کو ابتدائی رہنمائی فراہم کر کے صحت کی سہولیات کو دور دراز علاقوں تک قابلِ رسائی بنا رہے ہیں۔

تعلیم میں AI: ذاتی نوعیت کی سیکھنے کا نظام

تعلیم کا شعبہ بھی AI کی بدولت تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ اب تعلیم ایک جیسی نہیں رہی بلکہ AI پر مبنی پلیٹ فارمز ہر طالب علم کی رفتار اور کمزوریوں کے مطابق اسباق ترتیب دیتے ہیں۔ Khan Academy اور Coursera جیسے پلیٹ فارمز ذاتی نوعیت کے لرننگ تجربات فراہم کر رہے ہیں۔ زبان سیکھنے اور رسائی کے حوالے سے Grammarly، Duolingo اور Google Translate جیسے ٹولز نے تعلیم کو زیادہ جامع اور سب کے لیے قابلِ حصول بنا دیا ہے۔

تعلیم کے میدان میں مصنوعی ذہانت نے سیکھنے کے طریقوں کو بدل دیا ہے۔ اب تعلیم ایک جیسی نہیں رہی بلکہ AI پر مبنی پلیٹ فارمز ہر طالب علم کی رفتار اور کمزوریوں کے مطابق اسباق ترتیب دیتے ہیں۔ Khan Academy اور Coursera جیسے پلیٹ فارمز ذاتی نوعیت کے لرننگ تجربات فراہم کر رہے ہیں۔ زبان سیکھنے اور رسائی کے حوالے سے Grammarly، Duolingo اور Google Translate جیسے ٹولز نے تعلیم کو زیادہ جامع اور سب کے لیے قابلِ حصول بنا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ نظام طلبہ کی کارکردگی کا تجزیہ کر کے اساتذہ کو یہ سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ طلبہ کن شعبوں میں مشکلات کا شکار ہیں۔

مزید برآں، مصنوعی ذہانت کے ذریعے طلبہ کے رویّوں کا تجزیہ کر کے ممکنہ مسائل جیسے ذہنی دباؤ یا بدسلوکی کی نشاندہی بھی کی جا سکتی ہے، جس سے تعلیمی ماحول کو زیادہ محفوظ اور معاون بنایا جا سکتا ہے۔

کاروبار میں مصنوعی ذہانت کا کردار

مصنوعی ذہانت نے کاروباری اداروں کے کام کرنے کے انداز کو بنیادی طور پر بدل دیا ہے۔ AI پر مبنی نظاموں کے ذریعے ادارے مختلف کام خودکار بنا رہے ہیں، جس سے اخراجات میں کمی اور کارکردگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ڈیٹا کا تجزیہ، اسٹاک مینجمنٹ اور کسٹمر سروس جیسے شعبے اب زیادہ تیزی اور درستگی سے انجام دیے جا رہے ہیں۔

خصوصی طور پر کسٹمر سروس کے میدان میں چیٹ بوٹس اور ورچوئل اسسٹنٹس نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ یہ صارفین کو فوری مدد فراہم کرتے ہیں اور ان کے مسائل بروقت حل کرتے ہیں، جس سے صارفین کا تجربہ بہتر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، AI پر مبنی ڈیٹا اینالٹکس اداروں کو بڑے پیمانے پر معلومات کا تجزیہ کر کے بہتر فیصلے کرنے میں مدد دیتی ہے، جو مسابقتی برتری حاصل کرنے کے لیے نہایت اہم ہے۔ اگرچہ اس سے بعض ملازمتوں کے ختم ہونے کا خدشہ پیدا ہوا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ نئی نوکریاں بھی جنم لے رہی ہیں، جیسے ڈیٹا سائنس، AI اخلاقیات اور روبوٹکس انجینئرنگ۔ اصل ضرورت افرادی قوت کو نئے ہنر سکھانے کی ہے تاکہ وہ اس ڈیجیٹل تبدیلی کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکیں۔

روزگار اور مصنوعی ذہانت

مصنوعی ذہانت کے حوالے سے ایک اہم تشویش اس کا روزگار پر اثر ہے۔ اگرچہ خودکار نظام بعض ملازمتوں کے خاتمے کا باعث بن سکتے ہیں، خاص طور پر صنعتی اور نقل و حمل کے شعبوں میں، لیکن اسی کے ساتھ نئی ملازمتوں کے مواقع بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ ڈیٹا سائنس، AI ڈیولپمنٹ اور ٹیکنالوجی سے متعلق دیگر شعبوں میں ماہر افراد کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ افرادی قوت کو نئے ہنر سکھائے جائیں تاکہ وہ بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکیں۔

مصنوعی ذہانت کے دور میں تیاری

مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے اثرات سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ افراد اور ادارے خود کو تیار کریں۔ جدید ٹیکنالوجی سے باخبر رہنا، نئی مہارتیں سیکھنا اور تبدیلی کو قبول کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس کے

نِک بوسٹروم کے خیالات

نِک بوسٹروم ایک معروف سویڈش فلسفی اور Futurist ہیں جو مصنوعی ذہانت اور انسانیت کے مستقبل پر اپنی گہری سوچ کی وجہ سے دنیا بھر میں پہچانے جاتے ہیں۔ وہ 1973 میں سویڈن میں پیدا ہوئے اور آکسفورڈ یونیورسٹی سے وابستہ رہے، جہاں انہوں نے Future of Humanity Institute کی بنیاد رکھی۔ بوسٹروم کا بنیادی شعبہ فلسفہ ہے، مگر ان کی تحقیق کا بنیادی مرکز یہ سوال رہا کہ جدید ٹیکنالوجی، خاص طور پر مصنوعی ذہانت، انسانی مستقبل کو کس طرح متاثر کر سکتی ہے؟ ان کی سب سے مشہور کتاب ''Paths, Dangers, Strategies: Superintelligence'' ہے، جس میں انہوں نے مصنوعی ذہانت کے ممکنہ فوائد اور خطرات کا تفصیلی تجزیہ پیش کیا ہے۔

نِک بوسٹروم کے مطابق اصل خطرہ یہ نہیں کہ مصنوعی ذہانت جان بوجھ کر انسانوں کو نقصان پہنچانا چاہے گی، بلکہ یہ ہے کہ اس کے مقاصد انسانی اقدار سے ہم آہنگ نہ ہوں۔ اگر ایک انتہائی طاقتور مصنوعی ذہانت کو کوئی ایسا ہدف دے دیا جائے جو بظاہر مفید ہو مگر انسانی اخلاقیات سے خالی ہو، تو وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ایسے اقدامات کر سکتی ہے جو انسانیت کے لیے نقصان دہ ہوں۔ اسی مسئلے کو بوسٹروم ''Alignment Problem'' کہتے ہیں، یعنی مصنوعی ذہانت کے اہداف کو انسانی اقدار کے مطابق رکھنا۔

نِک بوسٹروم کا کہنا ہے کہ اگر Superintelligence وجود میں آ گئی اور اس پر بروقت اور مؤثر کنٹرول نہ رہا تو یہ انسانیت کے لیے ایک وجودی خطرہ بن سکتی ہے۔ تاہم بوسٹروم مصنوعی ذہانت کے مخالف نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک اگر اس ٹیکنالوجی کو ذمہ داری، احتیاط اور عالمی سطح پر اخلاقی اصولوں کے تحت ترقی دی جائے تو یہ بیماریوں کے علاج، غربت کے خاتمے اور انسانی فلاح میں انقلابی کردار ادا کر سکتی ہے۔ ان کا بنیادی پیغام یہی ہے کہ مصنوعی ذہانت طاقتور ہے، اس لیے اس کی ترقی کے ساتھ انسانی عقل، اخلاق اور عالمی تعاون کا ہونا بے حد ضروری ہے۔

ساتھ ساتھ، مصنوعی ذہانت کے ذمہ دارانہ اور اخلاقی استعمال کو فروغ دینا بھی بے حد ضروری ہے تا کہ شفافیت اور انصاف کو یقینی بنایا جا سکے۔

تخلیق اور رابطے میں AI

AI اب صرف تجزیہ نہیں کرتی بلکہ تخلیق بھی کرتی ہے۔ ChatGPT، Mid journey اور دیگر AI ٹولز تحریر، ڈیزائن اور موسیقی میں انسانوں کی مدد کر رہے ہیں۔ یہ تخلیقی عمل کو عام لوگوں تک لے آئے ہیں، اگرچہ اس سے اصلیت اور مصنفانہ حقوق پر بحث بھی جنم لے رہی ہے۔ ترجمہ اور ابلاغ کے شعبے میں AI نے مختلف زبانوں اور ثقافتوں کے درمیان فاصلے کم کر دیے ہیں، جس سے دنیا مزید مربوط ہوگئی ہے۔

اخلاقیات اور چیلنجز

AI کی ترقی کے ساتھ اخلاقی خدشات بھی بڑھ رہے ہیں۔ اگر ڈیٹا جانبدار ہو تو AI کے فیصلے بھی جانبدار ہو سکتے ہیں، جو بھرتی، انصاف اور قرضوں جیسے شعبوں میں امتیاز کا باعث بن سکتے ہیں۔ نگرانی، چہرہ شناسی اور ڈیٹا کے استعمال نے رازداری کے سوالات کو بھی جنم دیا ہے۔ اس کے علاوہ، AI پر حد سے زیادہ انحصار انسانی جذباتی تعلقات کو کمزور کر سکتا ہے۔ اصل چیلنج یہ ہے کہ AI انسانیت کی خدمت کرے، اس کی جگہ نہ لے۔

مستقبل: انسان اور مشین کا اشتراک

مستقبل انسان اور AI کے درمیان مقابلے کا نہیں بلکہ تعاون کا ہے۔ AI اور انسان مل کر موسمیاتی تبدیلی، طبی تحقیق اور سائنسی مسائل جیسے بڑے چیلنجز حل کر سکتے ہیں۔ اگر AI کو اخلاقی اصولوں کے تحت ترقی دی جائے تو یہ انسانی صلاحیتوں کو کمزور کرنے کے بجائے مزید مضبوط بنا سکتی ہے۔

اخلاقیات اور مصنوعی ذہانت

اخلاقیات بنیادی طور پر جانداروں کے درمیان تعلقات، انسانی وقار اور اخلاقی اقدار سے بحث کرتی ہے۔ مگر مصنوعی ذہانت ایک غیر جاندار، انسانی تخلیق کردہ نظام ہے، جس کے ساتھ اخلاقی تعلق کا تعین ایک نیا چیلنج ہے۔ اسٹیفن ہاکنگ نے خبردار کیا تھا کہ مکمل مصنوعی ذہانت انسانیت کے خاتمے کا سبب بن سکتی ہے، لہٰذا AI کی ترقی ذمہ داری، اخلاقیات اور عالمی قوانین کے تحت ہونی چاہیے اور انسان پہلے سے اس کے ممکنہ خطرات کے لیے تیار ہوں، جبکہ نک بوسٹروم کے مطابق ایک انتہائی ذہین مشین انسانی مفادات کے خلاف بھی کام کر سکتی ہے۔ اسی تناظر میں یورپی یونین اور دیگر عالمی اداروں نے مصنوعی ذہانت کے لیے اخلاقی راہنما اصول وضع کیے، جن میں قانون کی پاسداری، اخلاقی اقدار، شفافیت اور جواب دہی شامل ہیں۔

مصنوعی ذہانت کے لیے مجوزہ حیاتیاتی اخلاقی اصول

1۔ احسان (Beneficence): مصنوعی ذہانت کا مقصد انسانیت اور کائنات کی فلاح ہونا چاہیے، نہ کہ تباہی یا ذاتی مفاد۔

2۔ اقدار کی پاسداری (upholding-Value): مصنوعی ذہانت کو عالمی انسانی اقدار، انصاف اور انسانی وقار کے مطابق ہونا چاہیے۔

3۔ شفافیت (Lucidity): مصنوعی ذہانت کے فیصلے قابلِ وضاحت، قابلِ فہم اور قابلِ جانچ ہونے چاہئیں۔

4۔ جواب دہی (Accountability): ڈیزائنرز، پروگرامرز اور ادارے مصنوعی ذہانت کے اثرات کے مکمل ذمہ دار ہوں۔

اسٹیفن ولیم ہاکنگ کے خیالات

اسٹیفن ولیم ہاکنگ ایک عظیم برطانوی ماہرِ طبیعیات، کاسمولوجسٹ اور مفکر تھے جنہوں نے جدید سائنس میں غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ وہ 8 جنوری 1942 کو انگلینڈ میں پیدا ہوئے اور 14 مارچ 2018 کو وفات پا گئے۔ ہاکنگ بلیک ہولز، کائنات کی ابتدا اور وقت کی ماہیت پر اپنی تحقیق کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہوئے۔ ان کی کتاب A Brief History of Time نے پیچیدہ سائنسی نظریات کو عام لوگوں کے لیے قابلِ فہم بنا دیا۔ شدید جسمانی معذوری کے باوجود ان کی علمی سرگرمیاں جاری رہیں، جو انسانی حوصلے اور ذہانت کی ایک عظیم مثال ہے۔

مصنوعی ذہانت کے بارے میں اسٹیفن ہاکنگ کا نظریہ محتاط اور دوراندیش تھا۔ وہ مصنوعی ذہانت کے فوائد کو تسلیم کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ طب، تعلیم، تحقیق اور انسانی فلاح کے کئی شعبوں میں انقلاب برپا کر سکتی ہے۔ تاہم، انہوں نے بارہا اس بات کی نشاندہی کی کہ اگر مصنوعی ذہانت بے قابو ہوگئی اور انسانی کنٹرول سے باہر نکل گئی تو یہ انسانیت کے لیے ایک بڑا خطرہ بن سکتی ہے۔ ہاکنگ کے مطابق ایسی انتہائی ترقی یافتہ مصنوعی ذہانت جو خود کو بہتر بنانے کی صلاحیت رکھتی ہو، انسانوں سے زیادہ ذہین ہو سکتی ہے اور اس صورت میں انسانی بقا کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

اسٹیفن ہاکنگ کا بنیادی پیغام یہ تھا کہ مصنوعی ذہانت کی ترقی کو روکنا نہیں چاہیے، بلکہ اسے ذمہ داری، اخلاقی اصولوں اور عالمی نگرانی کے تحت آگے بڑھایا جانا چاہیے۔ ان کے نزدیک انسانوں کو چاہیے کہ وہ مصنوعی ذہانت کے ممکنہ خطرات کو پہلے ہی سمجھیں اور ایسے نظام تشکیل دیں جو اس ٹیکنالوجی کو انسانیت کے فائدے کے لیے استعمال میں لائیں، نہ کہ اس کے نقصان کا سبب بننے دیں۔

نتیجہ: مصنوعی ذہانت جدید انسانی دنیا کی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔ یہ نہ مکمل نعمت ہے اور نہ ہی محض خطرہ، بلکہ یہ ایک ایسا طاقتور آلہ ہے جس کا انحصار انسانی نیت، اخلاق اور نگرانی پر ہے۔ یہ ہمارے سیکھنے، علاج، کام اور رابطوں کے طریقے بدل رہی ہے۔ تاہم، اس کے فوائد کے ساتھ خطرات بھی موجود ہیں، جن سے نمٹنے کے لیے ذمہ دارانہ استعمال، اخلاقی نگرانی اور انسانی دانش کی ضرورت ہے۔ چونکہ مصنوعی ذہانت احساس، ہمدردی اور اخلاقی بصیرت سے محروم ہے، اس لیے اس کی ترقی کو مضبوط حیاتیاتی اخلاقی اصولوں کے تحت ہونا چاہیے۔ اصل سوال یہ نہیں کہ AI انسانوں پر حاوی ہو جائے گی یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ انسان اسے کس حد تک دانشمندی سے استعمال کرتے ہیں۔ مستقبل کا انحصار مشینوں پر نہیں بلکہ انہیں بنانے اور استعمال کرنے والوں کی بصیرت پر ہے۔ اگر مصنوعی ذہانت کو انسانی اقدار، ذمہ داری اور شفافیت کے ساتھ فروغ دیا جائے تو یہ انسانیت کے لیے ایک عظیم نعمت بن سکتی ہے، بصورتِ دیگر یہ انسان کے لئے اپنے ہاتھوں پیدا کردہ ایک خطرناک چیلنج بھی ثابت ہو سکتی ہے۔

Ref: (۱) https://medium.com (۲) https://columnsfairmontstate.com

THE CHINA MODEL AND THE ESTABLISHMENT OF UNIVERSITY OF APPLIED ENGINEERING AND EMERGING TECHNOLOGIES IN SIALKOT: WHY INVESTMENT IN SKILLS DECIDES ECONOMIC WINNERS

China did not become a technology powerhouse by accident. It made a Deliberate, sustained choice: to invest heavily in education, research, and applied skills, long before the results were visible. While others debated short-term gains, China built long-term capacity.

Today, that choice is paying off. China now spends almost as much on research and development as the United States. Its universities produce tens of thousands of engineers and researchers every year, feeding industries that lead the world in electric vehicles, batteries, advanced manufacturing, and clean energy. This is not coincidence. It is policy in action.

Equally important is how China educated its workforce. Instead of relying only on traditional universities, it modernized technical and vocational education at scale. Millions of students are trained in applied technologies, precision manufacturing, materials science, automation, and emerging fields directly linked to industry needs. Factories and classrooms are connected. Skills are updated continuously. Productivity follows.

Now contrast this with Sialkot.

Sialkot is one of Pakistan's most important export cities, a place that has earned global recognition through hard work, craftsmanship, and entrepreneurship.

Yet today, its industries are under strain. The challenge is no longer market access or demand. It is capability. A growing shortage of skilled technicians, engineers, and technologists is slowing modernization, limiting innovation, and weakening competitiveness at a time when global manufacturing is moving faster than ever.

Factories cannot upgrade technology without people who know how to run it. Products cannot move up the value chain without engineers who can design, test, and improve them. Without closing this skills gap, even the strongest export base begins to erode.

This is why the University of Applied Engineering and Emerging Technologies matters….not just to Sialkot, but to Pakistan's export future.

Initiated by the Sialkot Chamber of Commerce and Industry, this university is designed on the very principles that powered China's rise. It is not meant to be another theoretical institution. It is conceived as an applied, industry-linked university focused on engineering, emerging technologies, problem-solving, and real factory needs. Its purpose is simple: to produce graduates who strengthen industry from day one.
The project has vision. It has land. It has international academic linkages. What it lacks is time and timely completion.

> **China understood early that skill are infrastructure. Universities are economic assets. Investment in ais not subsidy it is strategy.**

Delays in funding are not just administrative setbacks. They carry economic consequences. Every year this university remains incomplete is a year in which Sialkot's industries fall further behind global competitors. It is a year of lost skills, lost productivity, and lost export potential.

China understood early that skills are infrastructure. Universities are economic assets. Investment in people is not a subsidy—it is strategy.

Sialkot has taken the initiative. It has shown foresight. Ensuring this project reaches completion is not a concession to one city; it is recognition of Sialkot's role as a backbone of Pakistan's export economy.

Nations that invest in skills shape the future. Those that delay pay the price later. The lesson from China is clear. The question is whether we are ready to act on it.

PATENT NO 22231-D

پیٹنٹ تحفظ کا سخت نوٹس

یہ ڈوئل ایکشن ڈیکپر پلائر صرف لسٹرس پاک انٹرپرائزز کی ملکیت ہے اور اس کا ڈیزائن اور طریقہ کار پیٹنٹ کے تحت محفوظ ہے۔

اس کی نقل، کاپی، تیاری، فروخت یا تقسیم بغیر تحریری اجازت سختی سے منع ہے۔

جو بھی فرد، کمپنی یا تاجر اس انسٹرومنٹ کی نقل، فروخت یا سپلائی کرے گا، اس کے خلاف فوری اور سخت قانونی کارروائی کی جائے گی، مالی جرمانہ لگایا جائے گا اور جعلی مصنوعات حکام کے ذریعے ضبط کی جائیں گی۔

یہ کارروائی بغیر کسی پیشگی اطلاع کے کی جائے گی

تمام صنعت کاروں، برآمد کنندگان اور تاجروں کو واضح طور پر خبردار کیا جاتا ہے کہ وہ اس انسٹرومنٹ کی کسی بھی نقل یا غیر مجاز ورژن سے دور رہیں

PATENT PROTECTION NOTICE (English)

Lustrous Pak Enterprises is the original manufacturer and patent owner of the Dual Action Decapper Plier. Its design, structure, and dual-action mechanism are fully protected under patent and intellectual property laws.

Any copying, manufacturing, imitation, modification, distribution, or sale without written permission is strictly prohibited.

Anyone found producing, selling, or supplying copied or similar products will face immediate legal action, financial penalties, and confiscation of infringing products, without prior notice.

All manufacturers, exporters, distributors, and traders are formally warned to avoid any unauthorized copies.

Legal Representative:

Syed Shakar Abbas Naqvi
(Advocate High Court)
Chamber No. 50, Executive Block,
District Courts, Sialkot
Tel: +92-321-6121480

© All Rights Reserved — Lustrous Pak Enterprises